DifaAhleSunnat.com

﴿صلوا كما رأيتموني أصلي﴾

نماز کے مسائل

شروط الصلوٰۃ اور خلاصۃ الصلوۃ پر مشتمل متن بمع اردو ترجمہ، ضروری فوائد پر مشتمل ضمیمہ جس سے مذکرہ کتب کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے

تحقیق: ترجمہ

مفتی رشید احمد العلوی

مکتبہ دار المعارف العلویہ
اردو بازار لاہور

﴿صلوا كما رأيتموني أصلي﴾

نماز کے مسائل

DifaAhleSunnat.com

شروط الصلوٰۃ اور خلاصۃ الصلوۃ پر مشتمل متن بمع اردو ترجمہ، ضروری فوائد پر مشتمل ضمیمہ جس سے مذکرہ کتب کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے

تحقیق: ترجمہ

مفتی رشید احمد العلوی

مکتبہ دار المعارف العلویہ

اردو بازار لاہور

DifaAhleSunnat.com

تفقه فإن الفقه أفضل قائد   إلى البر والتقوى وأعدل قاصد
وكن مستفيدا كل يوم زيادة   من الفقه واسبح في بحور الفوائد
فإن فقيها واحدا متورعا   أشد على الشيطان من ألف عابد

كل الحقوق محفوظة

مؤلف و محقق: مفتی رشید احمد العلوی

ناشر و طابع: مکتبہ دار المعارف العلویہ لاہور پاکستان

فون نمبر: 0300-4117020

قیمت پاکستان میں: ۱۵۰:۰۰ روپیہ

قیمت بیرون پاکستان: 10:00 ڈالر

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہید لاہور   مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ نبویہ: داتا دربار لاہور   مکتبہ دینیات رائے ونڈ لاہور

انتساب

(☆) ان علمائے کرام کے نام جو درس تدریس کی پرخار وادی سے دور سہل پسندی کی زندگی میں مبتلاء ہیں مگر ترک سنت سے ڈرتے بھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے قول ''انا بعثت معلماً یعنی مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے'' کا مصداق بھی بننا چاہتے ہیں؛

(☆) اور والد مکرم حضرت مولانا عبدالحیؒ ،اور جدّ مکرم حضرت العلام مفتی محدث مفسر الشیخ عبدالعزیز سہالوی تلمیذ شیخ الہند وخلیفہ قطب الارشاد حسین علی واں بھچراں کے نام جن کے بارے میں علامہ زاہد الکوثری نے: فقه اهل العراق وحديثهم میں فرمایا:

﴿ألمحدث ألشيخ عبدالعزيز الفنجابى صاحب اطراف البخارى وحاشية تخريج الزيلعى الى الحج وغيرهما له تحقيقات فى الحديث واشغال جيد فى الرجال والطبقات﴾

محدث شیخ عبدالعزیز پنجابی اطراف البخاری کے مصنف اور نصب الرائیہ کے کتاب الحج تک کے حاشیہ نگار اور آپ کو علم حدیث میں اور علم رجال اور علم طبقات میں بڑی مہارت تامہ تھی۔

اور تا کہ رسول ﷺ کے بقول:

DifaAhleSunnat.com

'' اوعلمٌ يّعلّمه النّاس ، او ولدٌ صالحٌ يّدعوله''

صدقہ جاریہ میں علم جو اسنے لوگوں کو سکھلایا ہو یا اسکی اولاد میں سے کوئی صالح اولاد ہو جو اس کے لئے صدقہ جاریہ کا باعث بنے۔ کا صحیح معنوں میں مصداق بن سکے

۱۰۔۰۵۔۲۰۰۵

رشید احمد العلوی
کان اللہ لہ فی السر والعلن

کلمات مؤلف

الحمد للّٰہ ربّ العَالمین والعَاقِبة للمُتّقین والصّلوةُ والسّلامُ علی سیّد الانبیآء والمُرسلِین

DifaAhleSunnat.com

امابعد:

آج کے اس تشتت وافتراق اور ذہنی انتشار اور فکری اضطراب کے دور میں جہاں ہر مسلمان کو یہ فکر لاحق ہے کہ جلد از جلد دین کا سارا علم میرے اندر سما چکے؛ اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ ہر طرف رنگا رنگ فتنوں اور فساد کا دور دورہ ہے ایسے فتنوں اور خواہشات نفسانی سے پر دور میں دین کی طرف راہنمائی آسان کام نہیں؛ اور وہ بھی جب حال اس درجہ بگڑ چکا ہو کہ دین کو نہ جاننے والا اس کے بارے میں سب کچھ جاننے کا مدعی بنا ہوا ہے؛

اس دور میں اصلاح احوال کی غرض سے بعض علمائے امت نے اسباب کی طرف خیال کیا کہ لوگوں تک قرآن کی رسائی آسان کرنے سے اس مرض کا ازالہ ہوسکتا ہے لہذا انہوں نے قرآن کریم کی ترجمہ وتشریح کی رنگا رنگ کاوشوں کا بازار گرم کیا۔ ایک دوسرا طبقہ ایسا تھا جنہوں نے اس بات کی کاوش کی کہ امت میں اصل انتشار کی وجہ انکا مذاہب اربعہ سے ہٹ جانا ہے لہذا انہوں نے اس کیلئے بھرپور کوشش شروع کیں کہ لوگوں کو دعوت رجوع الی المذاہب الاربعہ عام کی جائے یہ قدم بھی بہت مستحسن قدم تھا اور بھی کئی راستے تھے جو علمائے امت نے امت مرحومہ کے راہ گم گشتہ افراد کے لئے منتخب کئے

لیکن اصل بیماری وہیں کی وہیں رہی بلکہ ہر آنے والا دن

DifaAhleSunnat.com

وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِراً کَفَّاراً

کا مصداق بنتا رہا؛ ایسے احوال میں اللہ تعالی نے بندۂ بےنواء کی طرف یہ بات القاء فرمائی کہ حالات اعمال کی وجہ سے بنتے ہیں لہذا اعمال کی طرف راہنمائی کی جائے اور اس طریقہ کارکودرست جانتے ہوئے جس نیک کام کا آغاز کیا وہ آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کو خیر کا ذریعہ بنائے کیونکہ امت کے پہلے زمانے میں جس طرح اصلاح کا بازار گرم ہوا تھا وہی طریقہ اختیار کیا جائے تو مرض کا دارو، اور مریض کو راحت کا سامان میسر آسکتی ہے۔

اسی سوچ کے پیش نظر سب سے سہل اور آسان کتاب جو ایک علاقے میں رائج اور مقبول ہے اور آج بھی علمائے سرحد افغان اور ماوراء النہر اپنے بچوں کو ازبر کرواتے ہیں اسی کی برکت ہے کہ آج ہم جس فکری انتشار میں مبتلاء ہیں وہ لوگ اس قسم کے انتشار سے کوسوں دور اور دین کی راہ کے بہت قریب ہیں اور انہوں نے اس گئے گزرے دور میں بھی افغانستان میں اسلام کا نام ایک بار پھر عملی طور پر بلند کر کے دکھا دیا تھا۔

اس مجموعہ میں خلاصہ کیدانی، شروط الصلاۃ دو چھوٹے چھوٹے مبارک مجموعے ہیں اور اس میں اس عاجز کے کچھ حواشی اور ضمیمے اس کے ساتھ ملحق ہیں۔

دعاء ہے اس کو اللہ تعالی خالص اپنی رضاء اور محبت کا ذریعہ بنائے اور میرے والدین اولاد عزیز و اقارب متعلقین کو اس سے بھرپور استفادے کی توفیق نصیب فرمائے اور دنیاء اور آخرت میں کامیابی کے پروانے کا ذریعہ بنائے

رشید احمد العلوی کان اللہ لہ

DifaAhleSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِی

صدق اللہ العظیم

متن

شروط الصلوة

المشتملات

١	:بابُ شروط الصلوة	١٠
٢	:بابُ ارکان الصلوة	١٣
٣	:بابُ ما وجب فی الصلوة	١٥
٤	:بابُ سنن الصلوة	١٧
٥	:بابُ مایستحب فی الصلوة	٢٠
٦	:بابُ مایکره فی الصلوة	٢٦
٧	:بابُ مایفسد الصلوة	٢٩
٨	:بابُ فرائض الوضوء	٣٣
٩	:بابُ سنن الوضوء	٣٥
١٠	:بابُ مایستحب فی الوضوء	٣٧
١١	:بابُ آداب الوضوء	٣٨
١٢	:بابُ نوافل الوضوء	٤٠
١٣	:بابُ کراهیة والوضوء	٤٢
١٤	:بابُ مناهی الوضوء	٤٤
١٥	:بابُ نواقض الوضوء	٤٦
١٦	باب الغسل	٥٠
١٧	:بابُ سنن الغسل	٥١
١٨	:بابُ آداب الغسل	٥٣
١٩	:بابُ معانی الموجبةللغسل	٥٥
٢٠	:بابُ الغسل المسنون	٥٦

﴿الصلوۃ﴾

نماز کے اَحکام

Commandment relating to prayer

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

ألحمد للّٰه ربّ العالمین و العاقبة للمتقین ، و الصّلوة و السّلام علی رسوله محمّد و آله وأصحابه اجمعین

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے؛ اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے ہے، اور اللہ کے رسول محمد ﷺ پر اور آپکی پاکیزہ آل اور تمام اصحاب پر اور تا قیام قیامت آنے والے اہل ایمان پر اللہ تعالی کی طرف سے درود وسلام کی باران رحمت نازل ہو۔

۱: بابُ شروط الصلوۃ

و هی : ثمانیة : (۸)

الأوّل : الوضوءُ بِالمَاءِ المُطلقِ أو التّیمّم بالتُّرابِ عِندَ عَدمِ المَاء المَذکُورَ

والثّانی : طَهارةُ الثّوب عن النَّجاسةِ الغَلیظة والخَفیفة ۔

والثّالث : طهارة المَکان الّذی یُصلی فیه

والرّابع : طهارة البدن من البول والغائط وما اشبههما

والخامس : ستر العَورة

وعورة الرّجل : من تحت السرّة الى ركبتيه۔

والمَرأة : كلُّها عورةُ الّا وجهها و كفّيها و قدميها۔

والأمّةُ : مِثل الرّجل الا ظهرُها و بطنُها۔

والسّادس : استقبال القِبلة۔

والسّابع : ألنّية ۔

والثّامن : مَعرِفةُ أوقَاتِ الصّلوة ۔

حكم ترك الشرط

وَمَنْ تَرَكَ شَيْئاً مِنْ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ الثَّمَانِيَةَ لَا يُصِحُّ صَلٰوتُهٗ ، سَوَآءٌ كَانَ عَامِداً اَوْ نَاسِياً

باب نمبر : ا نماز کی شرائط کا بیان

اور شرائط نماز تعداد میں آٹھ (۸) ہیں

(اول) : مطلق پانی سے وضوء کرنا ۔ یا ۔ پانی نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹی پرطہارت کی نیت سے تیمّم کرنا۔

(دوم): ہرقسم کی نجاست ۔ خواہ ۔ غلیظہ ہو۔ یا۔ خفیفہ سے کپڑوں کا پاک ہونا۔

(سوم): اس جگہ کا پاک ہونا جہاں نماز پڑھنی ہے۔

(چہارم): پیشاب۔و۔پاخانہ اورناپاکی میں انکی مثل اشیاء سے بدن کاپاک ہونا۔

(پنجم): ستر کاڈھانپنا۔

آدمی کاستر: ناف کے نیچے سے دوگھٹنوں تک ہے۔

عورت کاستر: عورت کاساراجسم ہی ستر کے حکم میں ہے سوائے اس کاچہرہ دونوں ہاتھ اورقدموں کیونکہ یہ ستر میں شامل نہیں ہیں۔

لونڈی کاستر: آدمی کے ستر کی طرح ہے اورعلاوہ ازیں اسکا پیٹ اورکمر بھی ستر میں شامل ہونگی۔

(ششم): نماز کے دوران نمازی آدمی کاقبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(ہفتم): جونماز پڑھنی ہے اسکی نیت ہونا۔

(ہشتم): نماز کوپڑہنے کے وقت کی پہچان ہونا۔

شرائط کے ترک کا حکم

اگرکوئی شخص:

ان مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی شرط بھول کر یا جان بوجھ کرادانہ کرے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

٢: بابُ ارکان الصلوة

وهی ستّة:(٦)

الأوّل : تکبیرُ الافتتَاح

والثّانی : ألقِیام

والثالث : ألقِرأة

والرابع : ألرّکُوع

والخامس : ألسُّجود

والسَّادس : ألقَعدةُ الأخیرة

﴿حکم ترک الرکن من الارکان﴾

ومن ترك شیئاً من هذه الأرکانِ السّتَّة فسدت صلوته ، و یستأنف الصلوة مرّةً أُخریٰ

باب نمبر:٢، نماز کے ارکان کا بیان

اوران ارکان کی کل تعداد چھ: (٦) ہے

(اوّل): تکبیر تحریمہ کہنا۔

(دوم): نماز کے لئے قیام کرنا

(سوم): قرأت کرنا؛

(چہارم): رکوع کرنا؛

(پنجم): سجدہ کرنا؛

(ششم): قعدۂ آخیرہ کرنا؛

﴿ارکان میں سے کسی رکن کے ترک کا حکم﴾

اور جو شخص:

ان چھ ارکان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑے گا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کا نماز دوبارہ اعادہ کرنا پڑے گا؛

٣: بابُ ما وجب فی الصلوة

وھی سبعة :(٧)

الأوّل : قِرأةُ الفَاتحة۔

والثّانی : ألقَعدة الأولی۔

والثّالث : قِرأةُ التّشھّد فی القعدة الآخیرة۔

والرّابع : جَھرُالامامِ بِالقِرائة فِیمَا یجھربه۔

والخامس : مُخَافةِ القِرَأة فی مَوضِع السِّر۔

والسّادس : قِرَأةِ القُنُوتِ فی الوتر۔

والسّابع : تَعْدِیلُ الأَرْکان

(حکمُ ترک الواجب)

مَن تَرک شَیئاً مِن ھذه السّبعة المذکورة ان کان ساھیاً یلزم سجدة السّھو۔

ومَن تَرک عَامِداً لایجب علیه شَیءُ وّلکن صلوته مع النُّقصان۔

باب نمبر:۳ نماز کے واجبات کا بیان

اور واجبات نماز کی کل تعداد سات (۷): ہے

(اول): سورۃ فاتحہ کا پڑھنا۔

(دوم): دو رکعات کے اختتام پر پہلا قعدہ کرنا۔

(سوم): نماز کے اختتام میں آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(چہارم): جن نماز میں اونچی آواز میں قرأت لازمی ہے وہاں بلند آواز سے قرأت کرنا۔

(پنجم): جن مقامات میں قرائت آہستہ کرنی لازم ہے وہاں آہستہ آواز سے قرائت کرنا۔

(ششم): وتر کی نماز کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(ہفتم): اعتدال کے ساتھ ارکانِ نماز کی ادائگی کرنا۔

(واجبات میں سے کسی واجب کے ترک کا حکم)

اور جو شخص ان واجبات:

یعنی مذکورہ سات اشیاء میں سے کوئی ایک بھول کر چھوڑ دے تو اس پر سجدہ سہو لازم آئے گا۔

جو شخص جان بوجھ کر چھوڑے اس پر حرجانہ تو نہیں ہے مگر اس کی نماز نقص والی ہوگی۔

٤:بابُ سنن الصلوة

وهی اربعة عشر:(١٤)

ألاوّل: رَفع اليَدين مَع تكبيرِ الاِفتتِاح حتّی یحاذی اِبهامَیه بشحمتَی أذنَیه۔

والثّانی: وضعُ یده اليُمنی علی اليُسری تحت السّرة۔

والثّالث: ثناء اللّٰه تعالی۔

والرّابع: ألتّعوّذ باللّٰه تعالی۔

والخامس: ألتّسمِیة۔

والسّادس: ألتّامین۔

والسّابع: ألتّسمیع۔

والثّامن: ألتّحمید۔

والتّاسع: تسبیحات الرُّکوع۔

والعاشر: تسبیحات السُّجود۔

والحادی عشر: قرأة التّشهّد فی القعدة الأولی۔

والثّانی عشر: قرأة الفاتحة فِی الرّكعتَین الأ خريين

والثّالث عشر: ألتّكبيراتُ الّتی غیر الأفتتاح۔

والرّابع عشر: ألتَّسليم۔

﴿حكمُ ترك الواجب﴾

مَن تَركَ شَيئًا مِن هذه الاشياء المَذكورة لم يلزم عَليه شَیءٌ سواءٌ ترك عامداً او سَاهياً۔

۴: نماز کی سنتوں کا بیان

نماز میں کل چودہ (۱۴) سنتیں ہیں

(اوّل): ہرنماز کے آغاز والی تکبیر کے ساتھ ایسے رفع یدین کرنا کہ نمازی آدمی کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آجائیں۔

(دوم): دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا

(سوم): ثناء پڑھنا۔

(چہارم): تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔

(پنجم): بسم اللہ پڑھنا۔

(ششم): سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

(ہفتم): تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔

(ہشتم): تحمید یعنی ربنا لک الحمد کہنا۔

(نہم): رکوع کی تسبیحات پڑھنا۔ دہم: سجدہ کی تسبیحات پڑھنا۔

(یازدہم): پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(دوازدہم): اخیری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

(سیزدہم): تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیرات کہنا۔

(چہاردہم): نماز ختم کرنے کے لئے سلام کہنا۔

(نماز میں سنت ترک کرنے کا حکم)

جو شخص سنت کے:

ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی عمل چھوڑ دے اس پر ان کے ازالے کے لئے کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ خواہ اس نے بھول کر چھوڑا ہو یا جان بوجھ کر چھوڑا ہو۔

٥: بابُ مایستحب فی الصلوة

وھی خمسة وعشرون:(٢٥)

الأوّل : نظر المصلّی فی القیام الی موضع السجود۔

والثّانی : نظر المصلی فی الرکوع الی قدمیه۔

والثّالث : نظر المصلی فی السجود الی ارنبة الانف۔

و الرّابع : نظر المصلی فی القعدة الی حجره۔

و الخامس: قرائة سورة تامة فی کل رکعة سوی الفاتحة۔

والسّادس: تکبیر الماموم سرا بلامد۔

والسّابع : وضع الیدین علی الرکبتین مع تفریج الاصابع۔

والثّامن: بسط الظهر فی الرکوع۔

و التّاسع: تسویة الرأس مع الکتف۔

والعاشر: رفع الرأس بالتسمیع۔

والحادی عشر: اذا أراد السُّجود أن یّضع أوّلًا رکبتیه علی الارض۔

والثّانی عشر: أن یضع یدیه ثانیاً علی الارض۔

والثّالث عشر:	أن يضع أنفه بعد اليدين۔

والرّابع عشر:	أن يضع جبهته فى السُّجود بعد أنفه۔

والخامس عشر:	أن يبعد ضبعيه عن أبطيه۔

و السّادس عشر:	أن يجافى بطنه عن فخذيه ، و المراة تلزق بطنها بفخذيها فى سجودها۔

والسّابع عشر:	أن يوجّه أصابع رجليه الى القبلة۔

و الثّامن عشر:	أن يّرفع رأسه بالتّكبير۔

والتّاسع عشر:	أن يّسبّح فى السجود ثلاثا أو خمسا او سبعا۔

و العشرون:	أن يرفع يديه بعد رفع رأسه۔

الحادى والعشرون:	أن يرفع ركبتيه بعد رفع يديه۔

والثّانى والعشرون:	اذا رفع من السجدة الثانية للركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها۔

و الثّالث والعشرون:	أن ينصب رجله اليمنى ويوجّه رؤس الأصابع نحو القبلة۔

والرّابع والعشرون:	أن يضع يديه على

فخذيه مبسوطة الأصابع و يتشهد بقلبه و لسانه۔

والخامس والعشرون: اذا فرغ من التشّهد يصلّى على النبى ﷺ ثم يسلّم على من فى يمينه من الرجال والحفظة ۔ ثم يسلم على يساره مثل ذلك۔

وماسوى ذلك أدابُ وثوابُ و هو مسح اليدين على وجهه بعد السلام ، والأدعية الما ثورة ، والصّلاة على النّبى ﷺ و قرائة آية الكرسى، و قرائة سبحان اللّٰه ثلاثاً وثلاثين مرةً ، وكذا الحمدللّٰه وكذا اللّٰه أكبر

﴿حكم ترك المستحب من المستحبات﴾

وإن ترك شَيئاً من المستحبات والأداب لا يلزم عليه شئى ولا يكون تاركها مسيئا ۔ ولكن بإتيانها تعظيماً لأمر اللّٰه تعالى فله أجرها و ثوابها ، ومراعتها أفضل وأحسن۔

۵: نماز کے مستحبات کا بیان

نماز میں مستحبات کی کل تعداد پچیس: (۲۵) ہے

(پہلا): مقتدی کا نماز میں قیام کی حالت میں اپنے سجدہ کی جگہ پر نظر جمائے رکھنا۔

(دوسرا): اور مقتدی کا رکوع کی حالت میں اپنے قدموں پر نظر جمائے رکھنا۔

(تیسرا): سجدہ کی حالت میں مقتدی کا اپنے ناک کی پشت پر نظر جمائے رکھنا۔

(چوتھا): نمازی آدمی کا قعدہ کے دوران اپنی گود میں نظر جمائے رکھنا۔

(پانچواں): ہر رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ قرآن کریم میں سے کوئی ایک چھوٹی سورۃ پڑھنا۔

(چھٹا): مقتدی کا بغیر تکبیر تحریمہ بلا مدّ، اور آہستہ آواز سے کہنا۔

(ساتواں): رکوع کرتے ہوئے اپنے ہاتھ گٹنوں پر ایسے طریقے سے رکھنا کہ انگلیاں کھلی ہوئی ہوں۔

(آٹھواں): رکوع کی حالت میں اپنی پشت پھیلا کر اور برابر کر کے رکھنا۔

(نواں): نمازی آدمی کا رکوع میں اپنے سر کو اپنے کندھوں کے برابر رکھنا۔

(دسواں): سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے اپنا سر اٹھانا۔

(گیارہواں): جب سجدہ میں جائے تو سب سے پہلے اپنے گٹنے زمین پر رکھے

(بارہواں): گٹنوں کے بعد دوسرے نمبر پر اپنے ہاتھ زمین پر رکھے

(تیرہواں): ہاتھوں کے بعد اپنے ناک کو زمین پر رکھے

(چودھواں): ناک زمین پر رکھنے کے بعد سجدہ میں سب سے آخر میں اپنی پیشانی

زمین پر رکھے۔

(پندرواں): سجدہ کی حالت میں اپنی پسلیاں بازؤں سے جدار کھے۔

(سولہواں): اوراسی طرح سجدہ کی حالت میں مرد حضرات اپنے پیٹ کورانوں سے جدار کھے۔ جبکہ عورتیں: سجدہ کرتے وقت اپنے پیٹ کورانوں کے ساتھ ملا کرر کھیں۔

(سترہواں): دوران سجدہ اپنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ رکھے۔

(اٹھارواں): ہر نمازی تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے۔

(انیسواں): دوران سجدہ، سجدہ کی تسبیح: تین، پانچ، یا سات، مرتبہ کہے۔

(بیسواں): سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اپنے ہاتھ زمین سے اٹھائے۔

(اکیسواں): اور کھڑا ہونے کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بعد اپنے گھٹنے سجدہ سے اٹھائے۔

(بائیسواں): جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ کے مکمل ہونے کے بعد قعدہ کرے تو اس میں بایاں پاؤں لٹا کر اس پر بیٹھ جائے۔

(تئیسواں): اور قعدہ کے دوران دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف موڑے رکھے۔

(چوبیسواں): نمازی آدمی قعدہ میں اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے، اور انگلیاں کھلی ہوں اور اپنے دل وزبان سے تشہد پڑھے۔

(پچیسواں): جب تشہد سے فارغ ہو جائے تو نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے اس کے بعد سلام کرے۔ اور جتنے افراد اسکی دائیں طرف ہیں، حفاظت کرنے والے فرشتے، ان سب کو سلام میں نیت کرے اسی طرح بائیں طرف بھی سلام کے وقت نیت کرے

اس کے علاوہ جو کچھ نماز میں ہے: وہ آداب نماز میں سے ہیں اور اللہ تعالی کی

طرف سے باعث ثواب ہیں

اسکے بعد دعا مانگے، اور دعا کے بعد اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے اور اس کے بعد مسنون دعائیں پڑھے، اور نبی ﷺ پر درود، اور آیت الکرسی پڑھے، اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اسی طرح تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور اسی طرح چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

﴿مستحبات میں سے کسی کے ترک کا حکم﴾

اور اگر کوئی شخص ان مستحبات و آداب میں سے:

کوئی بات ترک کردے تو اس پر کوئی ہرجانہ لازم نہیں آئے گا، اور نہ ہی ان کا ترک کرنے والا گناہ گار ہی ہوگا، ہاں اگر ان اوامر کی بجا آوری کی جائے تو اللہ تعالی کے احکامات کی تعظیم بجالانے کی وجہ سے اس کو اجر و ثواب ضرور ملے گا، کیونکہ کہ اس نے افضل اور احسن بات کو عمل کرنے کے لئے اپنے پیش نظر رکھا ہے۔

﴿اللہ اکبر﴾

٦: بابُ مایکره فی الصلوة

وهی عشرة:(١٠)

الاوّل: ألتّربّع بلاعذر۔

والثّانی: عدّ الآیات بالید۔

والثّالث: افتراش ذراعیه فی السجود کافتراش الثعلب۔

والرّابع: الالتفات بعینیه یمنة ویسرة۔

والخامس: تغیض عینیه بلا عذر لانّه تشبه بالیَهُود ۔

والسّادس: تقلب الحصی من موضع السجود بل الحتیاج۔

والسّابع: ان یتمطی فی الصلوة ،

والثّامن: ألتثائب ، فینبغی ان یضم فمه ، فان لم یقدر: فیضع یده الیمنی ، او کمه علی فمه ۔

والتاسع: أن يلعب بثوبه ، أو بيدها ، أو بلسانه ، أو يلف الثوب۔

والعاشر: أن يقوم وحده خلف الصّف أن كان في الصّف فُرجة فكلّها مكروه في الصّلوة۔

﴿حكم ترك المكروه من المكروهات﴾

ينبغي للمصلي ان يجتنب عنها حتى لا يكون مكروه في الصلوة۔

باب نماز کے مکروہات میں

نماز میں مکروہات کی تعداد: (۱۰) دس ہے

(اول): دوران نماز بلاوجہ چونکڑی یا التی پالتی مار کر بیٹھنا۔

(دوم): ہاتھ کے ساتھ آیات وغیرہ کو گننا۔

(سوم): سجدہ کی حالت میں لومڑی کی طرح بازو زمین پر بچھا کر سجدہ کرنا۔

(چہارم): دوران نماز دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہونا۔

(پنجم): نماز کے دوران آنکھیں بند کرنا کیونکہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔

(ششم): سجدہ میں جاتے ہوئے بلاضرورت سجدے کی جگہ کو درست کرنا۔

(ہفتم): نماز کے دوران سستی کرنا اور ادائگی ارکان میں ڈھیل کرنا۔

(ہشتم): جمائی لینا؛ اگر نماز کے دوران اس کی ضرورت پیش آجائے تو اس میں کوشش کرے کہ منہ نہ کھولے اور اگر ممکن نہ ہو تو دایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے یا اپنے آستین منہ پر

رکھ لے۔

(نہم): اپنے کپڑوں یا ہاتھ یا زبان سے کھیلے، یا کپڑے کو اپنے اردگرد لپیٹ لے جس سے ارکان نماز کی ادائیگی میں مشکل ہو جائے۔

(دہم): نماز میں ملنے کے وقت آخری صف میں اکیلا ہی کھڑا ہو جبکہ دوسری صفوں میں کھڑے ہونے کی گنجائش ہو۔ یہ ساری باتیں نماز میں مکروہ ہیں۔

مکروہات میں سے کسی مکرہ کے ترک کا حکم

نمازی آدمی کو چاہئے کہ:

اپنی نماز کے دوران ہر قسم کے مکروہات سے اجتناب کرے تا کہ اس کی نماز میں کوئی مکروہ باقی نہ رہے

٧: بابُ مايفسد الصلوة

وهى اربعة عشر:(١٤)

الأوّل: ألتنحنح بلا عذرٍ.

والثانى: أن يقول للعاطس يرحمك اللّٰه.

والثالث: أن يفتح على غير اِمامه.

والرّابع: كلمةُ: لااله الااللّٰه اِن اراد به الجواب، واِن أراد به الاعلام لاتفسد صلوته.

والخامس: اِنكشاف العورة.

والسادس: ارتفاع البُكاء من وجعٍ أو مُصيبةٍ، وان كان بكائه من ذكر الجنّة أوالنّار لم يفسد.

والسّابع: ردّ السّلام بيده أوبلسانه.

والثامن: ذكر الفائتة ولم يسقط الترتيب.

والتاسع: العمل الكثير، سواءُ كان باليد أوغيره.

والعاشر: ألتّكلّم عامداً أو سَاهياً.

والحادی عشر: ألأكل وَالشُّرب۔

والثَّانی عشر: أن يَّقول ۔آه ۔أو ۔اُوه ۔

والثالث عشر: ألقهقهة والضِحك ۔

والرابع عشر: ألاِغمآء۔

﴿حکم فساد الصلوة﴾

وهـذه كـلّها تفسد الصلوة ، سوآءٌ كان عامداً او ساهياً ، و يجب عليه الاعادة ۔

۷: باب نماز کے مفسدات

اور انکی تعداد چودہ: (۱۴) ہے

(اوّل): بلا وجہ نمازی آدمی کا کھانسی کرنا۔

(دوم): دوران نماز چھینکنے والے کو جواب یرحمک اللہ کے ساتھ دینا۔

(سوم): اپنے امام کے علاوہ دوسرے امام کو غلطی بتانا۔

(چہارم): کسی آدمی کے سوال کرنے پر اسکے جواب کی نیت سے لا الہ الا اللہ پڑھنا۔ اور اگر جواب کی بجائے صرف سائل کو آگاہ کرنا مقصود ہے تا کہ اسکو پتہ چل جائے کے وہ نماز میں مشغول ہے تو اس سے نماز نہ ٹوٹے گی۔

(پنجم): ستر کا کھولنا یا کھل جانا۔

(ششم): کسی مصیبت یا درد کی وجہ سے اونچی آواز سے رونا؛ اور اگر رونے والے کا رونا جنت یا جہنم کے ڈر کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

(ہفتم): دوران نماز اپنے ہاتھ یا زبان سے سلام کا جواب دینا۔

(ہشتم): صاحب ترتیب نمازی کو کوئی فوت شدہ نماز یاد آ جائے، اور ابھی تک اس سے ترتیب ساقط نہ ہوئی ہو۔

(نہم): دوران نماز عمل کثیر کرنا خواہ ہاتھ سے ہو خواہ کسی اور طریقہ سے ہو (اور عمل کثیر وہ ہوتا ہے جس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ صاحب نماز میں نہیں ہیں)

(دہم): نماز کے دوران جان بوجھ کر یا بھول کر باتیں کرنا۔

(یازدہم): نماز کے دوران کھانا یا پینا۔

(دوازدہم): نمازی آدمی دوران نماز تکلیف کی وجہ سے آہ یا کوئی غم کی خبر سن کر اوہ کہے اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔

(سیزدہم): دوران نماز قہقہہ لگانا، یا اونچی آواز سے ہنسنا؛ چہاردہم: بے ہوش ہو جانا بھی نماز کو توڑ دیتا ہے۔

(نماز فاسد ہونے کا حکم)

اگر کوئی شخص اپنی نماز میں:

ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی عمل سرانجام دے خواہ وہ جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی اور ایسی صورت میں نماز کا اعادہ لازم ہے

﴿الوضوء﴾

وضوء کے أحکام

Commandment relating to ablution

٨: بابُ فرائض الوضوء

وهى أربعة:(٤)

الأوّل: غسل الوجه وهو من قصاص الشعر الى اسفل الذقن و الاذنين۔

والثّانى: غسل اليدين مع مرفقين۔

والثّالث: مسح ربع الراس۔

والرّابع: غسل الرجلين مع الكعبين

﴿ترک فرائض کا حکم﴾

فان ترك واحداً أوجزءً من هذه المذكورة لم يجز صلوته فعليه الأعادة۔

﴿٨: باب وضوء کے فرائض کا بیان﴾

وضوء میں فرائض کی تعداد چار: (۴) ہے

(اوّل): چہرہ دھونا: اوراس کی مقدار پیشانی کے بالوں سے لیکرٹھوڑی کے نیچے تک اوردونوں میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لوتک دھونا۔

(دوم): دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(سوم): چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔

(چہارم): دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

﴿وضوء میں فرض ترک کرنے کا حکم﴾

اگر کوئی شخص:

ان میں سے کوئی عضو یا عضو کا کوئی حصہ دھونے سے رہ گیا ہو تو اسکی نماز جائز نہ ہوگی اور اس کو پوری نماز دوبارہ ادا کرنی لازم ہوگی۔

٩: بابُ سنن الوضوء

وهى عشرة:(١٠)

الأوّل: تسمية اللـه تعالى فى ابتداء الوضوء۔

والثّانى: غسل اليدين ثلاثا قبل ادخا لهما الانا ء۔

والثّالث: السواك۔

والرابع: المضمضة۔

والخامس: الاستنشاق۔

والسادس: مسح الاذنين بماء الرأس۔

والسّابع: تخليل اللّحية بالاصابع ان كانت كثيفة واما ان كانت خفيفة: فيفرض ايصال الماء الى ما تحتها۔

وكذا يسن تخليل: أصابع الرّجلين ان لم تكن مضمومة ، واما ان كانت مضمومة فيفرض ايصال الماء الى ما بينها۔

والثّامن: تكرار الغسل ثلاثا۔

والتاسع: الاستنجاء بالحجر أو بالمدر أو بما يقوم مقامهما۔

والعاشر: الاستنجاء بالماء عند وجود الماء۔

۹: باب وضوء کی سنتوں کا بیان

اور انکی تعداد دس (۱۰): ہے

(اوّل): ابتدائے وضوء میں بسم اللہ پڑھنا۔

(دوم): اپنے ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھونا۔

سوم): مسواک کرنا؛ (چہارم): کلّی کرنا۔

(پنجم): ناک میں پانی ڈالنا اور اس کو صاف کرنا۔

(ششم): سر کے مسح سے بچے پانی سے کانوں کا مسح کرنا

(ہفتم): اگر ڈاڑھی گھنی ہو تو اسکا انگلیوں کے ساتھ کا خلال کرنا، اور اگر خفیف یعنی گھنی نہ ہو تو جسم کے چمڑے تک پانی کا پہچانا فرض ہے۔ اور اسی طرح پاؤں کی انگلیاں اگر آپس میں ملی ہوئی نہ ہوں تو انکا خلال کرنا بھی سنت ہے اور اگر آپس میں ملی ہوئی ہوں تو انکے اندر تک پانی پہچانا فرض ہے۔

(ہشتم): تمام اعضاء کو تین مرتبہ دھونا۔

(نہم): مٹی یا پتھر یا کسی ایسی ہی صاف کرسکنے والی چیز سے استنجاء کرنا۔

(دہم): پانی کے پائے جانے کی صورت میں اس سے استنجاء کرنا۔

۱۰: بابُ مایستحب فی الوضوء

وھی ستة:(٦)

الأوّل: ألنّیة۔

والثّانی: ألموالاة۔

والثّالث: ألبدایة بمیامنه۔

والرّابع: مراعاة التّرتیب بالبدایة بمابداء اللّٰه تعالی به۔

والخامس: أستیعاب جمیع الرّأس بالمسح۔

والسّادس: مسح الرّقبة بمآء جدید۔

۱۰: باب وضوء کے مستحبات کا بیان

وضوء میں مستحبات کی کل تعداد چھ: (٦) ہے

(اوّل): وضوء کے ابتداء میں وضوء کی نیت کرنا۔

(دوم): تمام وضوء کے اعضاء کو پے در پے دھونا۔

(سوم): تمام اعضاء کو دھوتے وقت پہلے دائیں طرف والے اعضاء سے آغاز کرنا۔

(چہارم): وضوء کی ابتداء اور ترتیب کا اسی انداز میں لحاظ کرنا جیسے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

(پنجم): مسح کرتے وقت ایک بار سارے سر کا احاطہ کرنا۔

(ششم): نئے پانی کے ساتھ گردن کا مسح کرنا۔

۱۱: بابُ آداب الوضوء

وهی ستة:(٦)

الأوّل: ترك الكلام سوى الادعية اللتى يدعيها عند غسل كل عضو۔

والثانی: المضمضة و الاستنشاق بيده اليمنی۔

والثالث: الامتخاط بيده اليسری ۔

والرّابع: سترالعورة بعدالاستنجآء فی بيت الخلاء۔

والخامس: ترك الاستقبال جهة القبلة وترك استدبارها فی بيت الخلاء فی البناء والصحرآء۔

والسادس: ترك الاستقبال عين الشمس و القمر و ترك استدبارهما فی البنيان و البرية

۱۱: باب وضوء کے آداب کا بیان

وضوء کے آداب کی تعداد چھ: (٦) ہے

(اول): دوران وضوء بات چیت کرنا چھوڑ دے ۔سوائے ان دعاؤں کے جو تمام اعضاء کے دھونے کے اوقات میں پڑھنا مستحب ہیں۔

(دوم): دائیں ہاتھ سے کلی کرنا۔ یا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔

(سوم): بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(چہارم): بیت الخلاء میں استنجاء کے بعد بلاوجہ اپنا ستر نہ کھولے۔

(پنجم): دوران استنجاء قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا۔ اور اسکی طرف پشت نہ کرنا خواہ یہ استنجاء عمارت میں ہو یا کھلی جگہ پر وضوء کے لئے کیا جارہا ہو۔

(ششم): استنجاء عمارت یا کھلی جگہ پر کرنے کی صورت میں سورج اور چاند کی طرف منہ نہ کرنا۔

١٢: بابُ نوافل الوضوء

وهی ستّة : (٦)

الأوّل:استقبال القبلة فی الوضوء دون الاستنجاء۔

والثّانی : ذکر الدعاء عند غسل کل عضو۔

والثّالث : البدایة برجله الیسری اذا دخل فی بیت الخلاء واذا خرج یبداء برجله الیمنی ۔

(والرّابع) : رش الماء علی السراویل۔

(والخامس) : مسح الید علی الحائط بعد الاستنجاء بالماء۔

(والسّادس) : غسل الیدین بعد مسح الحائط وینظر الی السماء والارض ویقراء۔

(الحمد لله الذی جعل الماء طهورا والاسلام نورا ودلیلا الی الله والی جنات النعیم اللهم حصن فرجی وطهر قلبی ومحص ذنوبی)

۱۲: باب وضوء کے نوافل کا بیان

نوافل وضوء کی کل تعداد چھ: (٦) ہے

(اول): وضوء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور استنجاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا۔

(دوم): ہر وضوء کے عضو کو دھوتے وقت اس کی مسنون دعاء پڑھنا۔

(سوم): بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے۔

(چہارم): شلوار وغیرہ پر جہاں نجاست لگنے کا اندیشہ ہو وہاں پانی کے چھینٹے مار لے؛

(پنجم): پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھوئے؛

(ششم): ہاتھ زمین پر ملنے کے بعد دھوئے اور آسمان سے زمین تک دیکھے اور یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طُهُوراً وَالْاِسْلاَمَ نُوراً وَدَلِیْلاً اِلَی اللّٰہِ وَاِلَی جَنّاتِ النَّعِیْمِ ، اَللّٰهُمّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے پانی کو پاکیزگی اور اسلام کو نور اور اللہ تعالی کی طرف جانے اور جنتِ نعیم کا راستہ بنایا اے اللہ میری ستر کی حفاظت فرما اور میرے دل کو پاک اور مجھے گناہوں سے محفوظ فرما۔

١٣: بابُ كراهيةوالوضوء

وهى ستة:(٦)

الأوّل: ألتّعنيف أى ضرب الماء على الوجه ضربا شديدا۔

والثّانى: الامتخاط فى الماء۔

والثّالث: المضمضة والاستنشاق بيده اليسرى من غير عذر۔

والرابع: الكلام عند الاستنجآء۔

والخامس: القاء البول والغائط فى الماء۔

والسادس: ألنظر الى عورته۔

١٣: باب وضوء کے مکروہات

مکروہات وضوء کی تعداد:٦ ہے

(اول): یہ کہ منہ دھوتے

وقت اپنے چہرے پر زور سے پانی مارے۔

(دوم): پانی میں ناک صاف کر کے سنک ڈالنا۔

(سوم): بلاکسی مجبوری بائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک صاف کرنا۔

(چہارم): استنجاء کرتے وقت باتیں کرنا۔

(پنجم): پانی میں پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

(ششم): کسی بھی حالت میں اپنے ستر کو دیکھنا۔

١٤: بابُ مناهی الوضوء

وهی ستة:(٦)

الاوّل: اسـرافُ المَـاء ، ای غَسل الأعضاء المفروضة أكثرمن ثلاث۔

والثانی: ألتّقتيرفی الماء ، أی غسل الأعضاء بحيث يكون أقرب الی الدُّهن۔

والثالث: ألمسح علی الرّجلين بغيرخف ، لانّه من أعمال كبيرة للروافض۔

والرابع: ألمسح علی الخفين ، وفيهماخرقٌ كثير۔

والخامس: كشف العَورة عند الوُضوء۔

والسادس: الاستنجاء بيد اليُمنی من غيرعذر۔

۱۴: باب وضوء کے ممنوعات

وضوء میں ممنوعات کی کل تعداد: ٦ چھ ہے

(اول): پانی استعمال کرنے میں اسراف کرنا وہ ایسے کہ فرض اعضاء کو تین مرتبہ سے زیادہ دھونا۔

(دوم): پانی استعمال کرنے میں کمی کرنا اسے کہ پانی کو تیل کی مانند استعمال کرنا۔

(سوم): بغیر موزوں کے پاؤں پر مسح کرنا، کیونکہ یہ اہل تشیع کے علامات بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(چہارم): ایسے موزوں پر مسح کرنا جن میں بہت زیادہ پھٹے ہوئے ہوں۔

(پنجم): دوران وضوء اپنے ستر کو کھولا رکھنا۔

(ششم): بلا کسی عذر کے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔

١٥: بابُ نواقض الوضوء

وهى عشرة:(١٠)

الاول : كلّ خارج من أحدى السّبيلين أومِن غيرالسّبيلين ، الاالبُزاق، والمخاط ، وماءُ خرج من الأُذنين ، والعينين من غير علّة۔

والثانى: ألقىء ملاء الفم۔

والثالث: ألنّوم مستنداً ، أو متكئًا ، أو مضطجعاً۔

والرّابع: ألقهقهة فى كلّ صلوة ذات ركوع وسجود ، ولا تنقض الوضوء فى صلوة الجنازة بل تفسدها فقط ۔

والخامس: ألجُنون۔

والسادس:ألاغمَاء۔

والسابع: مصّ علقةٍ ، او قرادٍ كبيرٍ عضواً فامتلاءَ مِن الدّم۔

والثامن: ألسّكر ولو بأكل الحشيشة وحده ، ان

لا يعرف الرجل من المراة ـ

وقال : اذا دخل فى بعض مشية تحول فهو سكران ـ

وقد رجحو قولهما ـ و أكثر المشائخ على قولهما و اختاروه للفتوى ، و هوالصحيح ـ

والتاسع: ألدّم الخارجُ مع البُزاق ان غلب الدّم على البزاق أو ساواه ـ

و العاشر: ألشّك فى الوضوء ، بانه توضاء ام لا ، وكان قبل ذلك محدثاً باليقين ،

وأمّا اذا تيقّن فى الوُضُوء وشكّ فى أنّه أنتقض أم لا ـ فلا وضوء عليه ـ

۱۵: باب نواقض وضوء کا بیان

وضوء کے نواقض کی تعداد: (۱۰) ہے

(اول): ہروہ چیز جو سبیلین یا غیر سبیلین میں سے خارج ہو۔ سوائے منہ سے عام نکلنے والے تھوک یا ناک سے نکلنے والا سنک یاوہ پانی جو کانوں یا آنکھوں سے بلا کسی بیماری کے نکلتا ہو۔

(دوم): اتنی قے کرنا جو منہ بھرنے کی مقدار کے برابر ہو۔

(سوم): ٹیک لگا کر یا تکیہ لگا کر یا پہلو کے بل سونا۔

(چہارم): ہر رکوع اور سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنا، لہذا نماز جنازہ میں ہنسنے سے وضوء نہیں ٹوٹے گا البتہ نماز ٹوٹ جائے گی۔

(پنجم): انسان کو جنون کی مرض لاحق ہو جانے سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

(ششم): بے ہوش ہو جانے سے وضوء ٹوٹ جائے گا۔

(ہفتم): نماز کے دوران خون کا آبلہ چوس لینا۔ یا۔ بڑے سائز کی جونک آدمی کا اتنا خون چوس لے جس سے وہ خون سے بھر جائے۔

(ہشتم): ایسے نشے میں مبتلاء ہو جانا کہ آدمی اور عورت میں فرق نہ کر سکے اور یہ نشہ چاہے افیون کے کھانے سے ہی ہو جائے یہ قول صاحبین کا ہے۔

اور امام صاحب نے فرمایا کہ: اگر اس نشے کے ساتھ پیدل چلنے میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو جائے تو اس کو نشہ میں مبتلاء ہونا کہا جائے گا، اور اکثر ائمہ کرام نے صاحبینؒ کے قول کو ترجیح دی ہے، اور اسی کو پسند کیا ہے اور فتوی دینے کے لئے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور یہی صحیح ہے

(نہم): منہ سے تھوک کے ذریعے نکلنے والا خون، اگر تھوک پر غالب آجائے یا اس کے مساوی ہو جائے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

(دہم): وضوء کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں شک پیدا ہو جائے جبکہ اس سے پہلے وہ یقینی طور پر بے وضوء تھا۔

اور اگر: باوضوء ہونے میں وہ یقین سے تھا لیکن اسے شک اس بارے میں پیدا ہوا کہ نہ جانے وضوء ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اس صورت میں وہ باوضوء ہی سمجھا جائے گا۔

﴿الغُسل﴾

غُسل کے اَحکام

Commandment relating to Both

۱٦: بابُ فرائض الغسل

وهی ثلاثة:(٣)

الأوّل: ألمَضمضة۔

والثانی: ألاستنشَاقُ۔

والثالث: غَسلُ سَائر الجسدِ جَميعا۔

۱٦: باب فرائض غسل میں

غسل کے فرائض کی تعداد تین: (۳) ہے

(اوّل): کلی کرنا۔ (اس میں غرارہ کرنا یا گلے میں پانی پہنچانا لازم نہیں ہے)

(دوم): ناک میں پانی ڈالنا۔

(اس کی مقدار صرف ناک کی کچی ہڈی تک پانی کا پہنچانا لازم ہے اس سے زیادہ نہیں بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ پانی ناک مین یوں کھینچتے ہیں کہ وہ بعد میں ان کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے)

(سوم): سارے جسم کو ایک بار دھونا۔

١٧: بابُ سنن الغسل

وهی ستة(٦):

الاول: أن يّبداء بغَسل اليدين۔

والثانی: أن يّغسل فَرجه۔

والثالث: أن يّزيل النَّجاسة عن بدنه۔

والرابع: أن يّتوضاء قبل الغُسل الاّ قَدميه۔

و الخامس: أن يّفيض المَاء على سائر جسده ثلاثاً۔

والسادس: أن لّا يغسل رجليه الاّعلى خشبةٍ أو حجرٍ أو اجرٍ أو غير ذلك ۔

١٧: باب غسل کی سنتیں

غسل میں سنتوں کی تعداد چھ: (٦) ہے

(اوّل): غسل کی ابتداء ہاتھ دھونے سے کرے۔

(دوم): اپنی ستر دھوئے۔خواہ وہاں نجاست ہو یا نہ ہو۔

(سوم): اپنے بدن پر لگی نجاست کو زائل کرے۔

(چہارم): غسل سے پہلے اپنے قدم دھونے کے علاوہ مکمل وضوء کرلے؛

(پنجم): تین مرتبہ اپنے سارے جسم پر پانی بہائے۔

(ششم): اپنے پاؤں نہ دھوئے البتہ اگر کسی لکڑی یا پتھر یا اینٹ یا اسی طرح کی کسی اونچی چیز پر کھڑا ہوا ہو تو پاؤں دھولے۔

١٨: بابُ آدابِ الغسل

وهی ستّة : (٦)

الأوّل: أن یَّغسل فی مکانٍ لا یراه أحد۔

والثّانی: أن لا ینظر الی عَورته۔

والثّالث: أن لا یتکلم۔

والرّابع: أن یغسِل قدمیه اٰخر۔

والخامس: أن یمسح بمندیلٍ بعد الغُسل۔

والسادس: أن یُّصلّی علی النّبی ﷺ بعد الغُسل۔

١٨: باب غسل کے مستحبات

غسل میں مستحبات کی تعداد چھ(٦) ہیں

(اوّل): ایسی جگہ غسل کرے جہاں بے پردگی نہ ہوتی ہو؛

(دوم): بلاوجہ اپنی ستر کو نہ دیکھے۔

(سوم): دورانِ غسل باتیں نہ کرے

(چہارم): اپنے پاؤں سب سے آخر میں دھوئے۔

(پنجم): غسل کے بعد تولیہ وغیرہ سے اپنا جسم صاف کرلیں۔

(ششم): غسل کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھے (کیونکہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالی نے طہارت کے احکامات عنایت فرمائے ہیں)

۱۹: بابُ معانی الموجبة للغسل

وهو على نوعين:

الاول: حقيقى كأنزال المنىّ على وجه دفقٍ و شهوةٍ من الرّجل والمراة فى حالة النّوم واليقظة وكذا الحيض والنّفاس۔

والثّانى: حكمىٌّ كمَن استيقظ من النّوم ويرى منيّا أو مذيّا ولم يتذكر الاحتلام ، فيحكم عليه بالغُسل احتياطاً ۔

۱۹: باب موجبات غسل

موجبات کی دوقسمیں ہیں

(پہلی قسم حقیقی): اور یہ وہ ہے جس سے حقیقت میں غسل لازم ہوتا ہے جیسے منی کا شہوت اور جوش کے ساتھ مرد یا عورت کے جسم میں سے سوتے یا جاگنے کی حالت میں اخراج ہونا؛اورعورت کا حیض یا نفاس سے پاک ہونا

(دوسری قسم حکمی): جس سے غسل حکماً لازم ہوتا ہے: جیسے آدمی سونے سے بیدار ہوا اور اپنے کپڑوں میں منی یا مذی دیکھے مگر اسکو احتلام کا ہونا یاد نہیں اسی صورت میں غسل کا حکم احتیاطا دیا جاتا ہے

۲۰:بابُ الغسل المسنون

وهو اربعة:(٤)؛ عند ابی حنیفةؓ

الاوّل: غُسلُ الجُمعة۔

والثانی: غُسل العِیدین۔

والثالث: غُسل یوم عرفة۔

والرابع: غُسل الاحرام عندَ المیقات۔

باب مسنون غسل کے موقعے

امام اعظم کے نزدیک مسنون غسل کے کل چار مقامات (۴) ہیں

(اوّل): نماز جمعہ کے لئے غسل کرنا؛

(دوم): عیدین کے لئے غسل کرنا؛

(سوم): یوم عرفہ کے لئے غسل کرنا؛

(چہارم): میقات سے احرام باندھنے کی لئے غسل کرنا؛

بحمداللہ تعالیٰ

خلاصة كيدانى

تاَليف

علامه لطف الله النسفى الميدانى

﴿تحقیق وترجمه﴾

مُفتی رشید أحمد ألعَلوی

مکتبة دار المعارف العل

muftirashid@gmail.com

ناشر و طابع: مؤلف و محقق: مفتی رشید احمد العلوی

خطیب جامع مسجد سیکٹر: AA۔فیز: ۴ لاہور، پاکستان

Hello:92-300-4117020

مصنف اور اسکی تصنیف

تو طریق صلوۃ ہیچ نہ دانی   گر نہ دانی خلاصۂ کیدانی

لطف اللہ نسفی معروف بہ فاضل کیدانی کے حالات زندگی زیادہ نہیں ملتے ان سے فقہ حنفی کے مطابق طریق نماز پر مختصر رسالہ ''خلاصہ کیدانی'' یادگار چھوڑا ہے؛ کسی افغانی عالم نے تک بندی کی

تو طریق صلاۃ کے می دانی   گر نہ خوانی خلاصہ کیدانی

خلاصہ کیدانی کی تاریخی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا فارسی ترجمہ شیخ جمال نے زیب النساء بیگم کی فرمائش پر کیا، جس کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے۔

مزید یہ کہ علامہ علی القاری نے اسی کتاب میں مذکور مسئلہ تشہد میں اشارہ سبابہ کے رد میں ایک رسالہ لکھا تھا اور اور علمائے افغانستان اور ماوراء النہر پر خلاصہ کا اثر اس قدر ہے کہ وہ تشہد میں اشارۂ سبابہ کو حرام تک جانتے ہیں اور بعض حضرات نے یہ مسئلہ حضرت مجدد الف ثانی کی طرف بھی منسوب کیا ہے انہی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مختصر مگر جامع رسالہ دسویں صدی ہجری کے دوران لکھا گیا ہے

اسکا پشتو ترجمہ بنام ''توضیح المعانی'' صوبہ سرحد (پاکستان) کے مشہور صوفی بزرگ حضرت میاں عمر چمکنی نے کیا جسکا ایک قلمی نسخہ صاحبزادہ فضل احمد پشاوری کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اسکا ایک عربی نسخہ مدرسہ نصرۃ العلوم کے کتب خانے میں محفوظ ہے؛

بسم الله الرحمن الرحيم

متن

خلاصة الصلوة

لعلامة الفقيه لطف الله الميدانى الكيدانى النسفى الحنفى

المتوفى فى قرن العاشر

المحتویات

۱:	تمهید	٦٢
۲:	ألفرضُ	٦٥
۳:	ألواجبُ	٦٥
٤:	ألسنةُ	٦٥
٥:	ألمستحبُ	٦٥
٦:	ألمباحُ	٦٥
۷:	ألمحرمُ	٦٥
۸:	ألمكروهُ	٦٦
۹:	المفسد	٦٦
۱۰:	البابُ الأوّلُ فی بَیانِ الفَرآئضِ	٧٢
۱۱:	البابُ الثّانی فی الوَاجبَاتِ	٧٤
۱۲:	البابُ الثّالث فِی السُّنَنِ	٧٩
۱۳:	البابُ الرّابع فی المُستَحبّاتِ	٨٣
۱٤:	البابُ الخَامس فی المُحرَمَاتِ	٨٧
۱٥:	البابُ السّادس فی المَکرُوهَاتِ	٨٩
۱٦:	البابُ السّابع فی المُبَاحَاتِ	٩٦
۱۷:	البابُ الثّامن فی المُفسِدَاتِ	٩٨
۱۸:	البابُ التّاسع الفرقُ بینَ صلوٰة الرّجلِ والمَرأة	١٠١
۱۹:	البابُ العَاشَرةُ فِی الصَّلوٰة المُتفَرّقةِ	١٠٨
۲۰:	البابُ الحادی العَشرفی أدعِیَةِ الماثُورَة	١١٣
۲۱:	البابُ الثّانی العَشَرةُ فِی کَیفِیَّةِ تَرکِیبِ الصَّلَاة	١٣٤

تمھید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ، وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ أَجْمَعِیْنَ۔

اِعْلَمْ : بِأَنَّ الْعَبْدَ مُبْتَلیً بَیْنَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَیُثَابَ ، وَبَیْنَ اَنْ یَّعْصِیَہٗ فَیُعَاقِبَ۔ وَالْاِبْتِلَآءُ : یَتَعَلَّقُ بِالْمَشْرُوْعِ ، وَغَیْرِالْمَشْرُوْعِ ، فِعْلًا ، وَّ تَرْکًا

فَلَا بُدَّ مِنْ بَیَانِ اَنْوَاعِ الْمَشْرُوْعَاتِ ، وَغَیْرِ الْمَشْرُوْعَاتِ ، وَبَیَانُ مَعَانِیْھَا ، وَ أَحْکَامِھَا لِیَسھَلَ عَلَی الطَّالِبِ دَرْکُھَا ، وَضَبْطُھَا ، فَنَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ

اَلْـمَشْرُوْعُ اَنْوَاعٌ اَرْبَعَةٌ : (١) : فَرْضٌ ـ (٢) : وَ وَاجِبٌ (٣) : وَ سُنَّةٌ (٤) : وَ مُسْتَحَبٌّ ، وَيَلِيْهَا (٥) : اَلْمُبَاحُ ـ وَغَيْـرُالْـمَشْـرُوْعَـاتِ نَـوْعَـانِ (٦) : مُحَـرَّمٌ ـ (٧) : وَمَـكْـرُوْهٌ ، وَيَتْلُوْهُمَا (٨) : اَلْمُفْسِدُ لِلْعَمَلِ الْمَشْرُوْعِ فِيْهِ ـ فَالْكُلُّ ثَمَانِيَةُ اَنْوَاعٍ ـ

﴿ترجمہ مقدمہ﴾

تمام تعریفیں اس ذات والا صفات کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔اور بہترین انجام اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کے لئے ہے۔اور اللہ تعالی کی بے حد وحساب برکتیں، رحمتیں اور سلام نازل ہوں اسکے خاص رسول محمد ﷺ پر، اور اس کے ساتھ ساتھ آپکی پاکیزہ آل، اور انکی اقتداء کرنے والے اُمت کے تمام افراد پر بھی نازل ہوں۔

جان لو: کہ ہر انسان اس بات کا مکلّف (ذمہ دار) ہے کہ وہ اللہ تعالی کے احکامات کی اطاعت کرتے ہوئے ثواب کا مستحق ہو یا اسکی نافرمانی کرتے ہوئے سزاء کا حقدار بنے۔اور بندے کے مکلّف (ذمہ دار بنائے جانے میں دو باتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور وہ یہ کہ) یا تو اسکو امور مشروعہ کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے، اور یا امور غیر مشروعہ کا مکلّف بنایا گیا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں یا تو امور مشرعہ کا لحاظ ارتکاب فعل ہوگا یا ترک فعل سے ہوگا۔

لہذا یہ بات جاننا ضروری ہے کہ: اللہ تعالی کی طرف سے مشروع اور غیر مشروع امور کون سے ہیں اور انکی اقسام کتنی ہیں اور انکے معانی کیا ہیں۔اور انکے متعلقہ احکامات بیان کئے جائیں۔تا کہ طالبان علم دین کیلئے انکا سمجھنا اور انکو یاد کرنا آسان ہو جائے۔لہذا اللہ تعالی کی توفیق پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم اپنا مدّعا بیان کرنے کا آغاز کرتے ہیں۔

اللہ تعالی کی طرف سے بندے پر مشروعہ امور کی کل چار قسمیں ہیں (ا):

فرائض (۲): واجبات (۳):سنن (۴): مستحبات ،اور ایک قسم انکے ضمن میں مزید بیان کی جاتی ہےاوراسکا نام (۵): مباح ہے

اوراللہ تعالی کی طرف سے بندے کیلئے غیر مشروع امور کی دو قسمیں ہیں۔ (٦): حرام اور (۷): مکروہ، اورانکے ضمن میں ایک اور قسم بیان کی جاتی ہے جسکو (۸): مفسدِ عمل کہا جاتا ہے۔اس بناء پر یہ کل آٹھ اقسام ہیں۔ پانچ امور مشروعہ کی اورتین امور غیر مشروعہ کی۔

التعريفات

(١) أَمَّا الْفَرْضُ:فَمَا ثَبتَ بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ لَا شُبْهَةَ فِيْهِ ۔ وَحُكْمُهٗ : اَلثَّوَابُ بِالْفِعْلِ وَالْعِقَابُ بِالتَّرْكِ بِلَا عُذْرٍ ۔ وَ الْكُفْرُ بِالْاِنْكَارِفِی الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ ۔

(٢) وَالْوَاجِبُ:مَاثَبَتَ بِدَلِيْلٍ فِيْهِ شُبْهَةٌ ۔ وَحُكْمُهٗ : كَحُكْمِ الْفَرْضِ عَمَلاً لَا اِعْتِقَاداً فَلَا يُكْفَرُجَاحِدُهٗ ۔

(٣) وَ السُّنَّةُ:مَاوَاظَبَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ مَعْ تَرْكِهٖ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ۔ وَحُكْمُهٗ: الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ ، وَ الْعِقَابُ بِالتَّرْكِ فِیْ سُنَّةِ الْهُدٰی ۔

(٤) وَالْمُسْتَحَبُّ:مَافَعَلَهٗ النَّبِيُّ مَرَّةً وَ تَرَكَهٗ مَرَّةً اُخْرٰی ۔ وَمَااَحَبَّهُ السَّلْفُ ۔ وَحُكْمُهٗ : الثَّوَابُ بِالْفِعْلِ ، وَعَدْمُ الْعِقَابِ بِالتَّرْكِ ۔

(٥) وَ الْمُبَاحُ:مَايُخَيَّرُالْعَبْدُ بَيْنَ الْاِتْيَانِ وَالتَّرْكِ ۔ وَحُكْمُهٗ : عَدْمُ الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ فِعْلاً وَ تَرْكاً ۔

(٦) وَالْمُحرَمُ: مَاثَبَتَ النَّهْىُ فِيْهِ بِلَا مُعَارِضٍ لَهٗ ۔ وَحُكْمُهٗ : الثَّوَابُ بِالتَّرْكِ لِلّٰهِ ل ، وَالْعِقَابُ بِالْفِعْلِ ، وَالْكُفْرُ بِالْاِسْتِحْلَالِ فِى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ ۔

(٧) وَالْمَكْرُوْهُ: مَاثَبَتَ النَّهْىُ فِيْهِ مَعَ الْمُعَارِضِ ۔ وَحُكْمُهٗ : أَلثَّوَابُ بِالتَّرْكِ الْمَوْصُوْفِ ۔ وَخَوْفُ الْعِقَابِ بِالْفِعْلِ وَعَدَمُ الْكُفْرِ بِالْاِسْتِحْلَالِ ۔

(٨) وَالْمُفْسِدُ: هُوَالنَّاقِصُ لِلْمَشْرُوْعِ فِيْهِ ۔ وَحُكْمُهٗ : أَلْعِقَابُ بِالْفِعْلِ عَمَداً ، وَعَدَمُهٗ سَهْواً ۔

ثُمَّ اِعْلَمْ: بِأَنَّ الصَّلوٰةَ جَامِعَةٌ لِلْاَرْبَعَةِ الْأُوَلِ شَرْعاً وَقَدْتُوْجَدُ الْاَرْبَعَةُ اْلاُخَرُ فِيْهَا طَبْعاً فَلَابُدَّ تَفْصِيْلِ كُلِّ نَوْعٍ ، وَتَعْدَادِ هَا بِطَرِيْقِ الْاِنْحِصَارِ، وَالْاِخْتِصَارِ ۔ مُرَتّباً عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَبوَابٍ تَيْسِيْراً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تعریفات

(۱): فرض وہ امر شرعی ہوتا ہے جوایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اس میں کوئی شبہہ نہ ہو اور اسکا حکم یہ ہے کہ بندہ اسکے مطابق عمل کرنے پر ثواب اور بلا وجہ چھوڑنے پر اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا مستحق ہوتا ہے۔ اوران میں جوایسے فرائض ہیں جن کی فرضیت پر امت کا اتفاق چلا آرہا ہے اسکی فرضیت کے انکار کرنے پر آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی پر ائمہ کا اتفاق بھی ہے۔

(۲): واجب وہ امر شرعی ہے جوایسی دلیل سے ثابت ہوجس میں دوسرے معانی کا شبہہ ہو۔ اوراسکا حکم صرف عمل کرنے میں فرض کی طرح ہے عقیدے میں اسکی طرح نہیں لہذا اسکے وجوب کے انکار کرنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

(۳): اورسنت وہ امر شرعی ہے جس پر نبی ﷺ نے ہیشگی کی ہومگر کبھی کبھی اس کو ترک بھی کر دیا ہو۔ اوراسکا حکم یہ ہے کہ اگر یہ عمل سنت مؤکدہ کی قسم کا ہوتو دنیا میں اس پر عمل کرنے سے ثواب اوراس کے مطابق عمل ترک کرنے پر اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا اندیشہ ہے۔

(۴): مستحب وہ امر شرعی ہے جسے نبی ﷺ نے کبھی کیا اور کبھی ترک کردیا، مگر ائمہ اسلاف نے اس کے مطابق عمل کرنے کو پسند کیا ہو، اوراسکا حکم یہ ہے اس کے مطابق عمل کرنے سے ثواب اورترک کرنے سے اللہ تعالی کی جانب سے عقاب نہ ہوگا

(۵): مباح وہ عمل ہے جسکے مطابق عمل کرنا یا ترک عمل کرنا انسان کے اپنے اختیار میں دے دیا گیا ہو۔ اوراسکا حکم یہ ہے اس کے مطابق عمل کرنے میں ثواب نہیں ملتا، اور

ترک کرنے سے اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا اندیشہ نہیں ہے

(۶): حرام وہ عمل ہے جس کا منع ہونا کسی ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں تعارض نہ ہو۔

اور اسکا حکم یہ ہے کہ اس کے ترک کرنے پر اللہ تعالی کی طرف سے ثواب اور اسکو اختیار کرنے پر سزاء ، اور تمام ائمہ کرام کے نزدیک اس کو حلال جان کر اختیار کرنا باعث کفر ہے؛

(۷): مکروہ وہ عمل ہے جس کی ممانعت ایسے دلائل سے ثابت ہو جس میں تعارض ہو، اور اس کا حکم یہ ہے اس پر عمل نہ کرنے سے ثواب اور اس کے مطابق عمل کرنے سے سزاء کا خوف ہے۔ اور اگر اسکو حلال جان کر ارتکاب کرنا اس کی تکفیر نہ کی جائے گی

(۸): مفسد اس عمل کو کہتے ہیں جو کسی مشروع عمل کے لئے ناقض ہوتا ہو۔ اور اس کا حکم یہ ہے اس کو جان بوجھ کر اس کے مطابق عمل کرنا اللہ تعالی کی طرف سے سزاء کا باعث ہوتا ہے اور اگر بھول کر یا غلطی سے اس کے مطابق عمل کیا جائے تو سزاء کا موجب نہیں ہے

پھر جان لو: کہ ان احکامات شرعیہ میں سے پہلی چار باتیں تو نماز میں عموما پائی جاتی ہیں جبکہ باقی چار اس میں ضمناً پائی جاتی ہیں۔

لہذا: ضروری ہے کہ ہر قسم کی تفصیل اور نماز میں انکی تعداد مختصر طریقے سے بیان کر دی جائے۔ اسی بناء پر ہم عام مسلمانوں کی آسانی اور سہولت کے لئے اس کو آٹھ ابواب میں تقسیم کرتے ہیں

....

نوٹ: واضح ہونا چاہئے کہ عمل کی کل آٹھ قسمیں ہیں، ۱ فرض، ۲ واجب، ۳ سنت، ۴ نفل،

۵مستحب ،۵مکروہ ،٦ مفسد ،اور ۷حرام ، کیونکہ اگر کوئی بات کتاب اللہ کے صریح حکم سے ثابت ہو اور اس میں کسی قسم کا تعارض بھی نہ ہو اور جس انداز سے حکم ملا اسی انداز سے اس پر عمل کیا گیا ہو تو وہ فرض کہلا تا ہے اس کی دو قسمیں ہیں جس کا حکم بلا کسی تحدید کے ہو وہ فرض عین ہے اور جس کا حکم کسی حد بندی کے ساتھ ہو وہ فرض کفایہ کہلا تا ہے ۔اس کا انکار کرنا کفر ہے ۔

اور اگر فرضیت کسی ایسی وجہ سے ہوئی ہو کہ اس میں تعارض ہو یا اسکے ثبوت میں ظن آجائے مگر اس میں تعامل نبی ﷺ شامل ہو اس کو واجب کہتے ہیں ۔

اس کے بعد اگر وہ عمل رسول اللہ ﷺ سے دائمی عمل سے ثابت ہوتا ہو لیکن کبھی کبھی اس کو آپ نے ترک بھی کر دیا ہو اور اس کے ادا کرنے میں عقائید ملوث نہ ہوتے ہوں اس کو سنت کہا جاتا ہے ۔اس کی دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جس کے عمل کی جانب زیادہ رغبت ہو اور امت نے بھی اس کو عمل میں اسی انداز میں قبول کر لیا ہو اور اگر رسول اللہ ﷺ سے وہ عمل ثابت تو ہوتا ہو مگر اس پر اس انداز کی مواضبط نہ ہو یا امت نے اس کو اس انداز میں قبولیت عمل کے لئے قبولیت میں نہ اختیار کیا ہو اس کو سنت غیر مؤکدہ کہا ہے ۔اور اسی میں رسول اللہ ﷺ کے اعمال کی بات بھی آجائے گی کہ اگر رسول اللہ نے یا صحابہ کرام یا صالحین نے اس کے مطابق اپنا اسوہ بنا لیا ہو وہ چیز سنت کے درجہ میں ہوگی اور اس کے مطابق عمل کرنے سے اسی طرح اجر ملے گا جیسے سنت رسول پر عمل کرنے سے اجر ملتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ عبادات میں سنیت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے جبکہ زندگی کے عمومی اعمال میں اسوۂ صالحین کا مقام بھی قابل قبول ہے ۔

اس کے بعد درجہ نفل کا ہے اس کا عبادات میں اعتبار ہے عام زندگی میں استحباب یا

مندوب کا لفظ استعمال ہوتا ہے ان کے عمل میں لانے سے اجر وثواب ملتا ہے جو کمی فرائض و واجبات میں رہ جائے اسکی تکمیل اس سے کی جاتی ہے۔

اس کا متضاد مکروہ ہے اس کے دو درجات ہیں مکروتحریمی اور مکروہ تنزیہی: مکروہ تنزیہی کا درجہ استحباب یا مندوب کے مقابل ہے جبکہ مکروہ تحریمی کا درجہ سنت مؤکدہ یا واجب کے مقابل ہے۔

اس کے بعد مفسد وہ عمل ہے جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے اور اس کے زائل کرنے پر عمل مقبول ہو جاتا ہے اور مفسد واجب کے مقابل میں آتا ہے جبکہ مبطل حرام کے مقابل آتا ہے ۔ واللہ تعالی اعلم

اللہ اکبر

﴿الباب الأوّل في بيانِ الفرائضِ﴾

وَهِـى خـمسةَ عشـرَ: بَـعـضُها خـارجيَّةٌ ، و بعضها داخليَّةٌ۔

أمّا الخارجيَّةُ فَثَمَانِيَةٌ :

(١): ألـوقـتُ (٢): وطهـارـةُ البدنِ (٣): والثّوبِ (٤): وَالـمَـكـانِ (٥) وَسترُ العورةِ (٦): وَ أستقبالُ القبلةِ (٧): و النيّةُ (٨): و تكبيرةُ الأُولىٰ

وَالدّاخِلِيَّةُ سَبْعَةٌ :

(١): ألـقيـامُ (٢): والـقـرآءـةُ (٣): وَالـرُّكـوعُ (٤): وَالسُّـجـودُ۔ (٥): وَالـقـعدةُ الْاَخِيرَةُ (٦) : وَالتَّرتيبُ فِيمـا اتَّـحـدتْ شَـرعِيَتـه فِى كُلِّ رَكعَةٍ أو فِى جَمِيع الصَّلٰوةِ (٧) : وَ الْخُرُوْجُ بِفِعْلِ الْمُصَلِّىْ۔

﴿اللّٰه أكبر﴾

باب اوّل نماز کے فرض کا بیان

اور نماز میں فرائض کی کل تعداد پندرہ ہے۔اور انکی دو اقسام ہیں پہلی قسم خارجی فرائض، اور دوسری قسم داخلی فرائض ہیں۔

ان میں سے خارجی فرائض کی تعداد آٹھ ہے

(۱) وقت یعنی نماز کا وقت ہو (۲) نمازی آدمی کا بدن پاک ہو (۳) اور اس کے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے بھی پاک ہوں (۴) اور وہ جس جگہ وہ نماز پڑھتا ہو وہ جگہ بھی پاک ہو

(۵) اور ستر عورۃ (اعضائے مخصوصہ کا ڈھانپا ہوا) ہونا (۶) اور استقبال قبلہ (جہت قبلہ کی طرف) ہونا (۷) اور نماز سے پہلے نیت کا ہونا (۸) اور آغاز نماز میں تکبیر اولی کا کہنا۔

نماز کے داخلی فرائض سات ہیں:

(۱): نماز میں قیام کرنا (۲): اور قرأت کرنا (۳): ہر رکعات میں رکوع کرنا (۴): ہر رکعات میں سجدہ کرنا

(۵): اور آخیری (رکعت کے بعد) قعدہ کرنا (۶): اور شریعت کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق نماز کی ہر رکعات ،اور اسی طرح تمام نماز کو ترتیب سے اداء کرنا، (۷): اور نمازی آدمی کا نماز سے کسی ایسے فعل کے ذریعے نکلنا جو نماز سے مانع ہو،

﴿الباب الثانی فی الواجبات﴾

وهـى أحدُ وعشرُون : منها ما يعُمُّ المُصلّين ، وجـميـع الـصّـلـوة وهـى سبـعةٌ ۔ ومنها ما يخُصُّ بـعـضَ الـمـصـلّيـنَ وبعضَ الصّلوةِ ۔ و هی أربعةَ عشرَ ۔

﴿ أمّا العامُ :٧ ﴾

(١) : فـلـفـظُ التّكبيرِ للتّحريمةِ (٢) : والقَعْدَةُ الأُوْلىٰ (٣) : وَ التّشهـدُ فِـى الـقَـعْـدَتَينِ (٤) : والطّمانينةُ فی الرّكوعِ و السّجودِ ۔

(٥) : وَأتيـانُ كـلِّ فرضٍ فِی مواضعِهٖ (٦) : و أتيانُ كلِّ واجبٍ كذٰلك (٧) : و الخروجُ بلفظِ السّلامِ ۔

﴿ وأمّا الخاصُ :١٤ ﴾

(١): فَتَعْيِيْـنُ الْأُوْلَيَيْـنِ لِلْقِرَآئَةِ (٢): وَ الْفَاتِحَةُ لَهُمَا (٣): وَ اِقْتِصَارُهَـا عَـلٰـى مَرَّةٍ (٤): وَ ضَمُّ سُوْرَةٍ اَوْ

ثَـلٰـثِ آيَاتٍ قَصِيُرَةٍ اَوُ آيَةٍ طَوِيُلَةٍ مَعَهَا (٥): و تقديمُ الفاتحةِ عليهَا و هذَا عَلىٰ مَن عَليهِ القِرائةُ ۔

(٦) : والـقـنـوتُ (٧) : والـجـهـرُ فى مَوضعِه جَماعةً والمُخَافَةِ كَذٰلك (٩): وإنـصـاتُ المُقتدى وَقتَ قِرائةِ الإمَامِ (١٠) : و مُتَابعةِ الإمامِ عَلى أىّ حالٍ وجدَهُ ۔ وَإن لم يكُن مَحْسوباً مِن صَلوتِه ۔

(١١): و سجدةُ التّلاوةِ عَلى الامامِ وَ المُنفَرِدِ (١٢): وتكبيراتُ العِيُدَينِ (١٣): وَ تكبيرُ رُكوعِهمَا۔

(١٤): وسـجـدةُ السّهوِ على الامامِ و المنفردِ بتركهٖ واجبـاً فى الصُّوَرِ الثّمانيةِ الأُوَلِ من القسمِ الأخِيُرِ وَ فِىُ جَمِيُعِ الصُّوَرِ مِنَ الُقِسُمِ الاَوَّلِ اِلَّا الطَّمَانِيُنَةِ ، فَاِنَّهَا وَاجِبَةٌ لِلُغَيُرِ۔

....

وزاد الشیخ شرنبلالی فی نورالایضاح من الواجبات۔

(١): و ضمُّ الانفِ للجبهةِ فى السُّجُودِ

(٢): وَ الاِتيَـانُ بـالسـجـدةِ الثّانيةِ فى كلِّ ركعةٍ قبلَ

الاِ نتقَالِ لِغَيرِهَا۔

(٣) : وَالقِيَامُ اِلَى الثّالِثَةِ مِن غَيرِ تَرَاخٍ بَعدِ التّشهدِ ۔

باب دوم واجبات نماز کا بیان

اورنماز کے دوران واجبات کی تعداد اکیس (۲۱) ہے: ان میں سے بعض واجبات عام نمازیوں کی تمام نمازوں سے متعلق ہیں، انکی تعداد سات ہے۔ اوربعض واجبات ایسے ہیں جو کچھ نمازیوں کے ساتھ یا بعض نمازوں کے ساتھ مختص ہیں ۔ اورانکی کل تعداد چودہ (۱۴) ہے

اوران میں سے پہلی قسم عام ہے جنکی تعداد (۷) سات ہے:

(۱): نماز کا آغاز کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کا لفظ استعمال کرنا۔

(۲): نماز کی دورکعتوں کے بعد پہلا قعدہ کرنا۔

(۳): دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

(۴): رکوع اورسجدوں کو اطمنان سے ادا کرنا۔

(۵): نماز کے ہرفرض اوررکن کواس کے اصل مقام پرادا کرنا۔

(۶): اورہرواجب کواس کے اصل مقام پرادا کرنا۔

(۷): اورلفظ السلام کے ساتھ نماز کوختم کرنا۔

اوردوسری قسم نماز کے خاص واجبات جنکی تعداد چودہ (۱۴) ہے:

(۱): ہرنماز کی پہلی دورکعات کوقرائت کے لئے متعین کرنا۔

(۲): اوران پہلی دونوں رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

(۳): سورۃ فاتحہ ہررکعات میں ایک مرتبہ پڑھنا۔

(۴): اورسورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی چھوٹی سورۃ یا ایک لمبی آیت ملانا۔

(۵): سورۃ فاتحہ کی قرائت قرآن کی قرائت سے پہلے کرنا۔

(٦): وتر کی نماز کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۷): اور جماعت میں جہریہ قرائت کے مقام پر اونچی آواز کے قرائت کرنا۔

(۸): اور نماز میں جہاں آہستہ قرائت کرنا ہو وہاں مخفی قرائت کرنا۔

(۹): اور جماعت کے دوران مقتدی کا امام کی قرائت کے وقت خاموش رہنا۔

(۱۰): مقتدی نماز میں شامل ہوتے وقت امام کو نماز کے جس حال بھی پائے اسکی اتباع کرتے ہوئے اس میں شامل ہو جائے۔

(۱۱): امام اور منفرد کو سجدہ تلاوت لازم ہونے پر ادا کرنا۔

(۱۲): نماز عید کی زائد تکبیرات کہنا۔

(۱۳): اور نماز عید میں رکوع کی تکبیر کہنا۔

(۱۴): اور خاص واجبات کی پہلی آٹھ صورتوں میں سے کسی واجب کے ترک کرنے پر امام اور منفرد دونوں کا سجدہ سہو کرنا۔ جبکہ عام واجبات کی تمام صورتوں میں ترک واجب پر سجدہ سہو کرنا سوائے طمانینت کے کیونکہ وہ واجب علی الغیر ہے۔

....

امام شرنبلالی نے اپنی کتاب نور الایضاح میں مندرجہ زیل واجبات کا اضافہ کیا ہے

(۱): سجدہ کی حالت پیشانی اور ناک کا زمین پر رکھنا۔

(۲): اور ہر رکعات میں پہلے سجدے کیساتھ دوسرا سجدہ کرنا۔

(۳): تشہد کے بعد مقتدی کا بلا دیر کئے تیسری رکعات کے لئے کھڑا ہو جانا؛

اَلبابُ الثّالث فى السنن

﴿ وَهِـىَ سَبْـعَةٌ وَّعِشْـرُوْنَ ، اَلْـعَـامُ مِـنْهَـا سَبْـعَةَ عَشَـرَ:١٧ ﴾

(١): وَهِـىَ رَفْـعُ الْيَـدَيْنِ فِىْ التَّحْرِيْمَةِ (٢): وَفِى الْـقُـنُـوْتِ (٣) : وَفِـىْ تَـكْبِيْـرَاتِ الْعِيْدَيْنِ (٤) : وَنَشْرُ الْاَصَابِعِ ثَمَّةَ (٥) : وَالثَّنَاءُ

(٦) : وَوَضْـعُ الْيُـمْـنىٰ عَـلَـى الشِّمَـالِ (٧) : وَتَـكْبِيْـرَاتُ الْاِنْتِـقَـالَاتِ حَتّٰى الْقُنُوْتِ (٨) : وَتَسْبِيْحُ الـرُّكُـوْعِ ثَـلٰثاً (٩) : وَاَخْذُ رُكْبَتَيْهِ فِىْ الرُّكُوْعِ (١٠) : وَتَفْرِيْجُ الْاَصَابِعُ فِيْهِ

(١١) : وَالْـقَـوْمَةُ (١٢) : وَالْـجَـلْسَةُ (١٣) : وَالسَّـجْـدَةُ عَـلـى سَبْعَةِ اَعْضَـآءٍ (١٤) : وَ تَسْبِيْحُ السُّـجُـوْدِ ثَـلٰثـاً (١٥) : وَالْـصَّلوٰةُ عَلَى النَّبِيِّ ں بَعْدَ تَشَهُّدِ السَّلَامِ

(١٦) : وَ الـدُّعَآءُ بَعْدَهٗ لِنَفْسِهٖ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

(١٧) : وَالسَّلَامُ يُمْنَةً وَيُسْرَةً ۔

﴿ وَالْخَاصُّ عَشَرَةً: ١٠ ﴾

(١): جَهْـرُ الْإِمَـامِ بِـالتَّكْبِيْـرِ (٢) : وَ مُـقَـارَنَةُ الْـمُقْتَدِىْ تَكْبِيْرَةُ الْإِمَامِ (٣) : وَمُتَابِعَتُهٗ لَهٗ فِىْ سَآئِرِ أَفْعَالِهٖ (٤) : وَ التَّعَوُّذُ وَ إِخْفَاؤُهٗ (٥): وَ التَّسْمِيَةُ بَعْدَهٗ وَ إِخْفَآئُهَا ۔

وَ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةُ لِلْإِمَامِ وَ الْمُنْفَرِدِ

(٦): وَ التَّـأْمِيْـنُ سِـرّاً لَهُـمَـا وَلِـلْـمُـقْـتَـدِىْ فِـى الْـجَهـرِيَّةِ (٧) : والتَّسْـمِيْـعُ لِلإِمَـامِ (٨) : وَ التَّحْمِيْدُ لِـلْـمُـقْـتَـدِى (٩) : وَ لِلْمُنْفَرِدِ الْجَمْعُ (١٠) : وَ اِفْتِرَاشُ رِجْلِهِ الْيُسْرىٰ لِلْجُلُوْسِ عَلَيْهَا مَعْ نَصْبِ الْيُمْنىٰ فِى الْقَعْدَةِ الْاُوْلىٰ لِلرِّجَالِ ، وَ لِلنِّسَآءِ اَلتَّوَرُّكُ ۔

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ﴾

باب سوم نماز کی سنن میں

اور انکی تعداد ستائیس (۲۷) ہے ان میں عام سنتیں ستره (۱۷) ہیں

اوران میں سے عام سنتوں کا بیان جنکی تعداد ستائیس (۲۷) ہے

(۱): تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا

(۲): وتروں میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین کرنا

(۳): عیدین کی تکبیرات میں رفع یدین کرنا

(۴): تکبیر تحریمہ کے وقت اپنی انگلیاں کھلی رکھنا

(۵): ابتداء میں ثناء پڑھنا

(۶): قیام کے دوران دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

(۷): دوران نماز ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہوتے وقت تکبیر کہنا

(۸): رکوع میں تین مرتبہ تسبیح کہنا

(۹): دوران رکوع اپنے گھٹنے پکڑنا۔

(۱۰): اس دوران اپنی انگلیاں کھلی رکھنا۔

(۱۱): رکوع سے قومہ میں کھڑا ہونا۔

(۱۲): دونوں سجدوں کے دوران جلسہ کرنا۔

(۱۳): سات اعضاء پر سجدہ کرنا۔ (سات اعضاء سے مراد: چہرہ، دو ہاتھ، دو گھٹنے، اور دو پاؤں ہیں)۔

(۱۴): سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہنا۔

(۱۵): تشہد کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔

(۱۶): نماز کے آخر میں اپنے اور ساری امت کے لئے دعا کرنا۔

(۱۷): اور نماز ختم کرنے کے لئے دائیں اور بائیں طرف سلام کے لئے منہ پیرنا

اور خاص سنتوں کا بیان جنکی کل تعداد دس (۱۰) ہے

(۱): امام کا اونچی اواز سے تکبیر کہنا۔

(۲): مقتدی کی تکبیر امام کی تکبیر کے ساتھ ملی ہوئی ہونا

(۳): نماز کے تمام اعمال میں امام کی اتباع کرنا

(۴): تعوذ پڑھنا اور آہستہ آواز سے پڑھنا

(۵): تعوذ کے بعد آہستہ آواز سے تسمیہ پڑھنا اور یہ چار سنتیں دو سے پانچ تک امام اور منفرد دونوں کیلئے ہیں۔

(۶): اور امام اور مقتدی دونوں کا۔ اور خاص مقتدی کا جہری نمازوں میں آہستہ آواز سے آمین کہنا۔

(۷): امام کا تسمیع کہنا۔

(۸): اور مقتدی کا صرف تحمید کہنا۔

(۹): اور منفرد نمازی کا دونوں کو جمع کرنا۔

(۱۰): نمازی کا پہلے قعدہ کے دوران بایاں پاؤں لٹا کر اس پر بیٹھنا اور دایاں پاؤں کھڑا رکھنا۔ اور عورت کا دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر بیٹھ جانا۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِى الْمُسْتَحَبَّاتِ

﴿ وَ هِىَ ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ ، اَلْعَامُ اَرْبَعَةَ عَشَرَ : ١٤ ﴾

(١) : تَـرِكُ الْاِلْتِـفَاتِ يَمِيْناً وَّشِمَالاً لَمَا قِيْلَ (٢) : وَتَـغْطِيَةُ الْفَمِ عِنْدَ غَلْبَةِ التَّثَآؤُبِ (٣) : وَدَفْعُ السُّعَالِ مَـااسْتَطَاعَ (٤) : وَزِيَادَةُ الْقِرَآئَةِ عَلَى ثَلٰثِ آيَاتٍ (٥) : وَ تَرْتِيْلُ الْقِرَائَةِ ـ

(٦) : وَتَسْوِيَةُ الرَّأْسِ مَعَ الظَّهْرِ فِى الرُّكُوْعِ (٧): ووضـع ركبتيـه قبـل يديـه (٨) : ووضـع يديـه قبل الانف (٩): والانف قبل الـجبهة لـلسـجـود وعلـى عـكــس ذلك الـرفـع لـلـقيام والسجود بين اليدين (١٠): وتوجيه أصابع يديه ورجليه نحو القبلة ـ

(١١) : و تـرك مسح الجبهه من التراب والعرق قبـل السـلام (١٢) : والـفـصـل بيـن الـقـدمين قدر اربـعة أصـابـع فـى القيام (١٣) : ووضـع يديه على فـخـذيـه فـى الـقـعـدة (١٤) : وتحويل وجهه يمنة

ويسرة عند السلام

﴿والخاص تسعة :٩﴾

(١) : رفع يديه فيما سنّ حذآء شحمتيه للرجال. وحذآء المنكب للنسآء (٢) : ووضع اليدين تحت السرة للرجال ، وعلى الصدر للنسآء (٣) : وأخراج الكفّين من الكمّين عند التّحريمة للرّجال (٤) : والقراء ة على قدر المرويّ للامام (٥) : و زيادة التسبيحات على الثلث وتراً للمنفرد.

(٦) : و أبعاد الضبعين من البطن ، والبطن من الفخذ ، والفخذ من الساق ، و الساق من الارض فى الركوع والسجود للرجال ، وبالعكس للنسآء (٧) : وقرائة الفاتحة بعد الاوّلين للمفترض فى المشهور (٨) : والتسمية قبل الفاتحة فى كل ركعةٍ (٩): وانتظار المسبوق قبل فراغ الامام

﴿ الله أكبر ﴾

باب چہارم نماز کے مستحبات

اوران کی تعداد ۲۳ ہے اورانکی دوقسمیں ہیں

مستحبات کی پہلی قسم عام ہے اوران کی تعداد ۱۴ ہیں

(۱): دوران نماز دائیں بائیں نہ دیکھنا۔(۲): جمائی کے غلبہ کے وقت اپنے منہ کو بند رکھنا۔(۳): حتی الامکان کھانسی کوروکنا(۴): دوران نماز قرائت تین آیات سے زیادہ کرنا۔(۵): نماز کے دوران ترتیل کے ساتھ قرائت کرنا۔

(٦): رکوع میں اپنی پشت کو برابر رکھنا۔(۷)اور سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر اپنے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا۔(۸) سجدہ میں ناک زمین پر رکھنے سے پہلے اپنے ہاتھ رکھنا۔(۹): اور ناک کو پیشانی کے زمین پر رکھنے سے پہلے رکھنا۔اور قیام کے لئے اٹھتے وقت اس کا الٹ کرنا اور سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان کرنا۔(۱۰): دوران نماز اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی جانب متوجہ رکھنا۔

(۱۱): سلام پھیرنے سے پہلے اپنی پیشانی سے خاک یا پسینہ صاف نہ کرنا ۔(۱۲): دوران قیام دونوں پاؤں میں چار انگلی کا فاصلہ رکھنا۔(۱۳): قعدہ کے دوران اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھنا (۱۴): سلام پھیرتے وقت اپنا چہرہ دائیں اور بائیں طرف پھیرنا۔

اور مستحبات کی دوسری قسم خاص ہیں جنکی تعداد 9 ہے

(۱): نماز میں جہاں ہاتھ اٹھانا سنت ہے وہاں آدمیوں کا کانوں کی لوتک اور عورتوں کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ (۲): آدمیوں کا ناف کے نیچے اور عورتوں کا سینے پر

ہاتھ باندھنا۔(۳): آدمیوں کا تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے اپنی آستین یا کپڑے سے ہاتھ باہر نکالنا۔(۴): امام کا اتنی مقدار میں قرائت کرنا جتنا کہ احادیث میں روایت کیا گیا ہے۔(۵): اور اکیلے نمازی کا تسبیحات کو تین سے زیادہ مگر طاق عدد میں پڑھنا۔

(۶): اور آدمیوں کا دوران رکوع اور سجدہ بغلوں کو پسلیوں سے، اور رانوں کو پنڈلیوں سے ، اور پنڈلیوں کو زمین سے دور رکھنا جبکہ عورت اس کا الٹ کرے گی۔(۷): اور مشہور روایت کے مطابق نمازی آدمی کا پہلی دو رکعات کے علاوہ باقی میں سورۃ فاتحہ پڑھنا(۸): نماز کی ہر رکعات میں سورۃ فاتحہ سے پہلے تسمیہ پڑھنا۔(۹): اور مسبوق کا باقی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے امام کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

الباب الخامس فى المحرمات

﴿ وهى أربعة عشر:١٤، على العموم ﴾

(١): الـجهـر بـالتسـمية (٢) : والجهر بالتامين (٣) : والالتـفات يمينا و شمالا بتحويل بعض الوجه (٤) : والـنظر الى السمآء (٥) : و الاتكآء على أسطوانة أواليد ونحوه بلاعذرٍ

(٦) : و رفـع اليدين فى غيرما شُرع (٧) : ورفع الاصـابـع فـى الـركوع والسجود من الارض۔ (٨): والـجـلـوس على عقبيه للتشهد (٩): والعبث بثوبه أو بـدنــه دون الثـلث (١٠): و الاشـارة بـالسبـابة كأهل الحديث

(١١): و قـصـر السّـلام عـلـى جـانب (١٢): و الـقنوت فى غير الوتر۔ (١٣): و الزيادة فى التكبير أوالثنـآء أوالتسبيحـات أو التشهد على السنة۔

(١٤): وترك الواجب مما سبق عمداً۔

و فی المحيط ذكرتُ المحرمات فی المكروهات۔

باب پنجم نماز کے محرمات

اور نماز میں محرمات کی کل تعداد ۱۴ ہے

(۱): اونچی اواز سے بسم اللہ پڑھنا۔(۲): اونچی اواز سے آمین کہنا۔(۳): اپنے چہرے کو پھیر کر دائیں بائیں طرف دیکھنا۔(۴): نماز کے دوران آسمان کی طرف دیکھنا۔(۵): دوران نماز ستون یا ہاتھ یا کسی اور چیز کے ساتھ ٹیک لگانا۔

(۶): جہاں رفع یدین کرنا مشروع نہیں وہاں رفع یدین کرنا۔(۷): رکوع اور سجدہ کے دوران ہاتھ یا پاؤں کی انگلیاں زمین نے اٹھانا۔(۸): تشہد میں ایڑھیوں کے بل بیٹھنا۔(۹): تین مرتبہ سے کم اپنے کپڑوں یا اپنے بدن سے کھیلنا۔(۱۰): تشہد میں اہل حدیثوں کی مانند اشارہ کرنا۔

(۱۱): صرف ایک جانب سلام پھیرنا۔(۱۲): وتروں کے علاوہ کسی اور نماز میں قنوت پڑھنا۔(۱۳): تکبیرات، ثناء، تسبیحات یا تشہد میں مسنون مقدار اور طریقہ سے زیادہ کہنا۔(۱۴): کسی واجب سے سبقت ہو جانے کے بعد جان بوجھ کر اس کو ترک کر دینا۔اور صاحب محیط نے محرمات نماز کو مکروہات میں ہی ذکر کیا ہے

الباب السادس فی المکروہات

﴿ وهــی تســعةٌ وَّخَـمُسُـوُنَ:٥٩ ؛ ألـعــام اِثُـنَــانِ وَاربعون : ٤٢ ﴾

(١) : تـكـرار التـكـبيـر ـة (٢) : و الـعَـدُّ بـاليد للآی و نـحـوهـا (٣) : و الـتـخـصـر (٤) : وما هو من أخلاق الجبابرة (٥) : والتنحنح بلا عذر لو بغير حروف ـ

(٦) : والتنخّم (٧) : والتنفخ غير المسموع (٨) : وأمسـاك الـدراهـم فی الفم و نحوها بحيث لا يمنع الـقـراء ـة (٩) : واعـلآء الرّاس فی الركوع (١٠) : و ابتلاع مابين الأسنان لو كان قليلا ـ

(١١) : وترك سنة من السنن (١٢) : و أتمام القرائة فی الركوع (١٣) : وتحصيل الأذكار فی الأ نتقالا ت (١٤) : و وضـع يـديـه قبـل ركبتيـه عـلـى الا رض لـلسجود بلاعذر (١٥) : ورفعهما بعد ركبتيه للقيا م كذلك ـ

(١٦): والاقعآء (١٧): و تغطية الفم بلاغلبة التثآوب (١٨): و غمض العينين (١٩): و قلب الحصى الاان لايمكنه السجود فاتى به مرة او مرتين (٢٠): و مسح جبهته عن التراب اوالعرق قبل الفراغ۔

(٢١): ولفُّ الثوب (٢٢): والتثآوب (٢٣): والتمطّى (٢٤): و فرقعة الأصابع (٢٥): والاستراحة من رجل الى رجل

(٢٦): وتفريج الاصابع فى غير الركوع (٢٧): والتعجيل فى القراء ة (٢٨): وترك تسوية الرأس مع الظهر راكعا (٢٩): و التخطى ثلثا فصاعد بلاعذر لو وقف بعدكل خطوة (٣٠): والتمايل يمينا وشمالا

(٣١): وقتل القمّلةِ دون الثلث (٣٢) ودفنها كذلك (٣٣) والقآء البزاق (٣٤) ونزع الخف بعمل قليل (٣٥) وشم الطيب۔

(٣٦) والتـروّح بالثوب أو المِروحة دون الثّلث (٣٧) وتـعييـن السّورة لصلوةٍ معينةٍ بحيث لا يقرأ غيـرَهـا (٣٨) و الجمع بين السورتين بترك واحدة بينهما فى ركعةٍ واحدةٍ (٣٩) و الا نتقال من آيةٍ الى آية أخرى لو كان بينهما سورة

(٤٠) و تـقديم السورة المتاخّرة على المتقدّمة و لـو فـى الرّكعتين (٤١) و التسمية قبل سورة فى كل ركعة (٤٢) و حمل الصّبىّ بلاعذر

والخاص سبعة عشر: ١٧

(١): أِنُتِظَـارُ الْإِمَـامِ لِـمَـنْ يَّسْـمَـع خَفُقَ نَعُلَيْـهِ لِـلـصَّـلـوٰةِ (٢): وتـطـويـل الثّانية على الاولى فى الـفـرآئض (٣): والتوقّف فى آية الرّحمة او العذاب لـلامـام والـمقتدى مطلقا ، و للمنفرد فى الفرائض (٤) : و السـجـدة على كور العمامة (٥) : و ألصاق البطن بالفخذ للرجال

(٦) : وَكَـذلِكَ بَسـطهم العَضدَينِ (٧) : وَنَزعهم

الـقَـمِـيـصَ اَوِ الـقَلَنسَوَةَ وَلبسِهِم كَذلِكَ بِعَمَل يَسِير (٨) : وَتَطوِيل الاِمَامِ لِصَلوةِ حَيث يَثقِل عَلى القَومِ وَتَـخـفِـيـفـه لَهَـا لِعجلَتِهِم (٩) : وَاِلجَاء الاِمَامِ القَومَ لـلـفـتـح اذا قُـرئ مـا يجوزبه الصلوة (١٠) : وجهر القرآئة فى نوافل النهار۔

(١١) وقـرائة الامـام آية السـجـدة فيمايخافت الا فــى آخــر السـو-ة (١٢) وتكـرار الآية سـرورا وحـزنـا فـى الفرائض بلاعذر الّا فى النوافل (١٣) والسـنـن مـطـلـقـا (١٤) وتـكرار السورة فى ركعة واحـدة فى الفرئض (١٥) والصلوة رافعاًكمّيه الى المرفقين للرجال

(١٦) وقــول الــمـقـتـدى عـنـد آية الـتـرغـيـب ، أوالتـرهيب صدق الله تعالى ، وبلّغتْ رُسُلُهُ (١٧) والاعتـمـاد بـحـائط أواسطوانة ونحوهابلاعذر فى غير النفل

باب ششم مکروہات نماز

اورانکی تعداد ۵۹ ہے اورانکی دوقسمیں ہیں

پہلی قسم عام اوران کی تعداد: ۴۲ ہے

(۱) تکبیرکو بار بار کہنا ۔(۲) آیات یا تسبیحات کو ہاتھ سے شمار کرنا۔(۳) نماز کی حالت میں اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونا۔(۴) اور نماز میں کھڑے ہونے کا کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جوعموماً متکبرین کی نشانی سمجھی جاتی ہو۔(۵) بلا عذر کے کھانسی کرنا چاہے وہ منہ سے کسی حرف کے پیدا ہونے کا ذریعہ نہ بنے۔

(۶) سنک کواوپر کھینچنا (۷) بلا آواز سانس چھوڑنا (۸) منہ میں پیسے رکھ کر نماز پڑھنا اگر چہ وہ قرائت سے مانع نہ بھی ہوں (۹) دوران رکوع اپنے سر کو پشت سے اونچا کرنا (۱۰) دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کسی چیز کو نگلنا خواہ مقدار میں تھوڑی سی ہو

(۱۱): نماز کی سنتوں میں سے کسی سنت کو بلا وجہ ترک کرنا۔(۱۲): قرائت کو رکوع میں پورا کرنا۔(۱۳): تکبیر انتقال میں مختلف قسم کے ذکر کرنا۔(۱۴): بلا کسی عذر کے سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھنا۔(۱۵): اور سجدہ سے اٹھتے وقت اپنے ہاتھ گھٹنوں کے بعد زمین سے اٹھانا۔

(۱۶): کتے کے بیٹھنے کی طرح نماز میں بیٹھنا۔(۱۷): جمائی کی وجہ کے علاوہ نماز میں منہ ڈھانپنا (۸۱): دوران نماز آنکھیں بند کرنا۔(۱۹): سجدے کی جگہ سے کنکریاں درست کرنا جبکہ اس کے بغیر وہاں سجدہ کرنا ممکن ہو۔ورنہ ایک یا دومرتبہ ایسا کرسکتا ہے۔(۲۰): دوران نماز پیشانی سے خاک یا پسینہ صاف کرنا۔

(۲۱):اور کپڑے کو اپنے گرد لپیٹنا جس سے ادائگی نماز میں دقت ہو۔
(۲۲):اور دوران نماز ڈکارنا۔ (۲۳):اور آنکھیں بند کرنا۔ (۲۴):انگلیوں کے پٹاخے نکالنا۔(۲۵):ایک پاؤں سے وزن ہٹا کردوسرے پاؤں پراپناوزن ڈالنا۔

(۲۶):رکوع کے علاوہ باقی نماز میں اپنی انگلیاں پھیلانا۔(۲۷):قرائت میں جلدی کرنا۔(۲۸):دوران رکوع اپنا سر پشت کے برابر نہ کرنا۔(۲۹):بلا وجہ تین یا تین سے زیادہ قدم اٹھانا چاہے ہر قدم کے بعد ٹھہر گیا ہو۔(۳۰):دوران نماز دائیں یا بائیں طرف جھکنا۔

(۳۱):تین سے کم مقدار میں جوئیں مارنا۔ (۳۲):اور اسی طرح دوران نماز جوؤں کو مارنے کے بعد مٹی میں دبانا۔ (۳۳):نماز کے دوران تھوکنا۔
(۳۴):عمل قلیل سے اپنے موزے اتارنا۔(۳۵):اورنماز کے دوران خوشبوسونگھنا۔

(۳۶):تین مرتبہ سے کم کپڑے یا پنکھے سے ہوالینا۔(۳۷):کسی نماز کے لئے کوئی سورۃ اس طرح متعین کرلینا کہ اس کے علاوہ کوئی اور سورۃ نہ پڑھے۔(۳۸):
ایک رکعت میں دو چھوٹی سورتیں پڑہنا جبکہ ان کے درمیان ایک کوترک کردیا گیا ہو۔
(۳۹):ایک آیت سے دوسری آیت پر اس طرح منتقل ہوجانا جبکہ درمیان میں ایک چھوٹی سورۃ چھوٹ جائے۔(۴۰): ترتیب قرآنی میں مقدم سورۃ کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کرنا۔

(۴۱):ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے تسمیہ پڑھنا۔(۴۲):دوران نماز بلا وجہ بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا۔

<u>اوردوسری قسم خاص مکروہات کی ہےاورانکی تعداد ۱۷ ہے</u>

(۱):دوران نماز امام کسی آدمی کے نماز میں ملنے کا انتظار کرتا رہے جسکے چلنے

سے جوتوں کی آواز آرہی ہو۔(۲): فرائض کی دوسری رکعت کو پہلی سے زیادہ لمبی کرنا۔ (۳): کسی بھی نماز میں امام یا مقتدی کا آیت رحمت یا آیت عذاب پر توقف کرنا۔ جبکہ منفرد کا فرائض میں توقف کرنا۔(۴): عمامہ کی تہ پر سجدہ کرنا۔(۵): آدمیوں کا سجدے کے دوران رانوں کے ساتھ اپنے پیٹ کو ملا لینا۔

(٦): اور اسی طرح اپنے بغلیں پھیلانا۔ (۷): دوران نماز ٹوپی یا قمیص اتارنا۔ (۸): یا انکو عمل قلیل کے ذریعے پہن لینا۔(۹): امام اگر اتنی قرائت کر چکا ہو جس سے نماز جائز ہو جائے اور اس کے بھول جانے پر اسکو مقتدیوں میں سے کسی کا غلطی بتانا۔(۱۰): دن میں نوافل کے دوران اونچی آواز سے قرائت کرنا۔

(۱۱): امام کا مخفی نمازوں میں سجدہ کی آیت پڑھنا ہاں اگر آخر سورۃ میں ہو تو جائز ہے۔(۱۲): فرض نمازوں میں کسی آیت کو لذت یا غم دوبالا کرنے کے لئے بار بار پڑھنا۔ البتہ نوافل میں جائز ہے۔ (۱۳): اور سنتوں میں بھی تکرار درست نہیں ہے۔ (۱۴): فرائض کی ایک رکعات میں کوئی سورۃ بار بار پڑھنا۔(۱۵): آدمیوں کا آستینیں چڑھا کر نماز پڑھنا۔

(۱٦): مقتدی کا کسی آیت ترغیب یا ترہیب کے وقت صدق اللّٰہ یا بلغت رسلہ وغیرہ کے الفاظ کہنا۔(۱۷): نوافل کے علاوہ کسی اور نماز میں دیوار یا ستون کے ساتھ بلا وجہ ٹیک لگانا۔

الباب السابع فی المباحات

وهی احد عشر۔ العام ثمانية (٨)

(١) : نظرةٌ بموق عينيهِ بلا تحويلِ وجهٍ (٢) : و تسوية موضع سجوده مرّة اومرّتين للعذر (٣): و قتل الحيّة المطلقة مطلقا وان أحتاج الی المعالجةِ (٤): وفی فمه دراهم اودنانير بحيث لايمنعه عن سنّة القراءۃ (٥): او فی يده مالا يمنع عن سنة الاعتماد۔

(٦): وقرآئة القران علی التأليف (٧): ونفض الثوب كيلا يلتصق بجسده فی الركوع (٨): وقرآئة اٰخِرِ سورة فی ركعةٍ ، وآخرُ آخرىٰ فی اُخرىٰ علی الصحيح

والخاص ثلثة (٣)

(١) تكرار السورة فی ركعة فی التطوع (٢) وان يكون معتمدا حائطا او اسطوانة فی التطوع

ولـوبـلا عذر (۳) ولـحظ الامام الى مَن خلفَه شاكا لیقوم ان قام هو ونحوَهٗ

باب ہفتم نماز کے مباحات

انکی تعداد:۲۱ ہے اور انکی دو قسمیں ہیں

پہلی قسم عام ہیں اور انکی تعداد ۸ ہے

(۱): دوران نماز اپنا چہرہ پھیرے بغیر کن اکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔(۲): کسی عذر کی وجہ سے نماز کی جگہ کو ایک یا دو بار درست کرنا۔(۳): کسی بھی طرح کے سانپ کو کسی بھی طرح نماز میں مارنا اگر چہ اس دوران قبلہ رخ بھی نہ رہے۔(۴): اپنے منہ میں ایسے طریقے سے درپیسے رکھنا جو سنت کی مقدار قرائت سے مانع نہ ہو۔(۵): یا ہاتھ میں اس طرح پیسے رکھنا جو ہاتھ کو سنت طریقہ سے استعمال کرنے سے مانع نہ ہو۔

(۶): ہجوں کے طریقے سے قرآن کی قرائت کرنا۔(۷): ایسے طریقے سے کپڑا لٹکانا جو رکوع میں جسم کے ساتھ نہ ملا ہوا ہو۔(۸): دوسرے کا قرائت کرنا۔

....

مباحات کی دوسری قسم کی تعداد ۳ ہے

(۱): نفل کی ایک رکعات میں ایک سورۃ کو تکرار کے ساتھ پڑھنا۔

(۲): نوافل کے دوران دیوار یا ستون کے ساتھ ٹیک لگانا چاہے بلا عذر ہی کیوں نہ ہو۔

(۳): امام کا ایک لحظہ کے لئے پیچھے کی طرف متوجہ ہونا تا کہ معلوم ہو جائے کہ وہ لوگ کھڑے ہو گئے ہیں یا نہیں

الباب الثامن: ٨ فی المفسدات

وھی فی التحقیق علی العموم خمسة (٥)

(١) التـکلم بکلام النّاس مطلقاً حقیقةً او حکماً (٢) والـضِّحكُ (٣) والعملُ الكثيرُ بلا اصلاحٍ (٤) وترك فـرض من الفرائض بلاعذرٍ ولوطَرِیٔ فواتُه بدون أختیاره (٥) وتعمُّدُ الحَدُثِ ۔

آٹھواں باب مفسدات نماز

تحقیقی طور پر انکی تعداد بالعموم پانچ ہے

(۱) نماز کے دوران لوگوں کے انداز میں گفتگو کرنا خواہ حقیقتا ہو یا حکما(۱) (۲) اونچی آواز سے ہنسنا (۳) بلا اصلاح کی نیت کے عمل کثیر کرنا (۴) کسی فرض کو بلا عذر چھوڑ دینا خواہ وہ فرض اچانک چھوٹ گیا ہو

(۵) جان بوجھ کر بے وضو ہو جانا(۱)

---

(۱) حکما: کلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوۃ یا کسی تسبیح کے پڑھنے میں نمازی کی غرض کسی آدمی کو جواب دینا یا متوجہ کرنا ہو جیسے (یا یحی خذالکتاب) اے یحیٰ کتاب پکڑ لے اس کے پڑھنے سے کسی آدمی کو جواب دینا مقصود ہو۔ یا اونچی آواز سے (سبحان ربی الاعلی) پڑھنے سے مقصد کسی کو متوجہ کرنا مقصود ہو اس سے نماز ٹوٹ

جائے گی

امام شرنبلالی الوفائی نے مفسدات نماز کی تعداد۴۲ درج کی ہےاور تفصیل اس کی انشاء اللہ اگلے درجات میں آ جائے جن میں سے چند ایک یہ ہیں (۱): کوئی چیز نماز کے دوران کھالینا، (۲): نماز کے دوران معذور کا عذر زائل ہو جانا، (۳): نماز کے دوران نماز کا وقت ختم ہو جانا، (۴): نماز کے دوران کوئی ایسا عذر لاحق ہو جانا جو وضوء توڑ نے کی وجہ ہوتا ہو

واللہ تعالی اعلم بالصواب

بحمد اللہ تمت

﴿الضميمة﴾

ملحقة من العبد المحقق

رشيد أحمد ألعلوى المفتى

﴿الله أكبر﴾

الباب ۹ : الفرق بين صلوة الرجل والمرأة

وفـى فــرق بيـن صـلاة الرجل والمرأة دلائل كما روى عـن ابـن عـمـر انــه سـئل كيف كـان النسـاء يـصـليـن عـلـى عـهـد رسـول اللـه صَلى الله عليه وسلم قـال كن يتربصن ثم امرن ان يحتفزن

(جامع المسانيد:۱/۴۰۰)

(۱) : وَلا تخرج كفّيها من كمّيها عند التّكبير.

(۲) : اَن تـرفـع يديها الى منكبيها لا اِلى حذآء أذنيها عـنـد التّـحـريـمة ، كما روى عن وائل بن حـجـر رضي الله عنه قـال : قال لى رسول الله صَلى الله عليه وسلم يا وائل ! اذا صلت فاجعل يديك حذاء اذنيك والمرأة تجعل يديها حذاء ثدييها

(مجمع الزوائد:۲/۱۰۳)

وقـال ابو بكر ابن ابى شيبة سمعت عطاء سئل عن المرأة كيف ترفع يديها فى الصلاة قال حذو ثدييها

...... لا ترفع بذلك يديها كالرجل واشار فخفض يديه جدا وجمعها اليه جدّا وقال ان للمرأة هيئة ليست للرجل

(المصنف لابن ابی شیبة: ١/٢٣٩)

(٣) : وأن تضع يديها على الصّدر خلافاً للرّجال ۔

(٤) : وركوعها ليست كالرّجال ، لاتستوى رأسها بمنكبيها ، وظهرها ۔ بل تنحنِىَ قليلاً بحيث تبلغ حدّ الرّكوع ۔

(٥) : ولا تفرج أصابعها فى الرّكوع ، ولكن تضع يديها على ركبتيها وضعاً ۔

(٦) : وأن تلزق ذراعيها بِبطنها ، وبجَنبيها فى جميع الصلاة ۔

(٧) : وتلزق بطنها بفخذيها فى السّجود ۔

(٨) : وتضع ذراعيها على الارض فى السّجود ۔

كما روى عن يزيد بن ابى حبيب رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على امرأتين تصلين فقال اذا

سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلك كالرجل۔

(البیهقی:۲/۲۲۳)

وعن علی ﷺ قال اذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتضم فخذیها۔

(البیهقی:۲/۲۲۳)

(۹) : وان لاتجهر فی القرائة أو فی التّکبیر فی مواضع الجهر۔کما روی ابی هریرة قال رسول الله ﷺ ألتسبیح لرجال والتصفیق للنساء

(مسلم:۱/۱۸۱)

(۱۰) : وَاَنْ تجلس فی القعدتین متورکا عَلی الیتیه ، مرسلا الرجلین الی جانب الایمن، وتجعل الساق الایمن علی الساق الایسر ، وتجلس علی الارض۔

کما روی عن عبد الله ابن عمر ﷺ قال قال رسول الله ﷺ اذا جلست المرأة للصلوة وضعت فخذها علی فخذهاالاٰخر ، واذا سجدت الصقت

بطنها فى فخذيها كأستر مايكون لها وأن اللّٰه تعالى ينظر اليها ويقول ياملائكتى ! أشهدكم أنّى قد غفرتُ لها

(۱۱) : والصلوة فى البيت لها أفضل من المسجد

(۱۲) : وليست عليه صلوة فى بعض أُيام الشهر

(رد المحتار-والطحطاوى-التسهيل - نور الايضاح- مجمع)

اللّٰه أكبر

باب نہم آدمی اور عورت کی نماز میں فرق

عورت اور مرد کی نماز میں فرق ہے اور اس پر دلائل ہیں جیسا کہ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھا کرتی تھیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ پہلے چارزانوا ہو کر بیٹھا کرتی تھیں اور بعد میں حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں۔ لہذا عورت

(۱): تکبیر تحریمہ کے وقت اپنی آستینوں میں سے ہاتھ باہر نہ نکالے گی بلکہ اندر سے ہی معمولی اشارہ کردے گی۔

(۲): تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی نہ کے کانوں تک۔ جیسا کہ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے وائل جب تو نماز پڑھا کرے تو تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کی لو تک اٹھایا کر جبکہ عورتوں کو اپنے ہاتھ اپنے پستانوں کے برابر اٹھانے چاہئیں۔

اور ابو بکر ابن ابی شیبہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا اور ان سے پوچھا گیا کہ ''عورت نماز میں تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کہاں سے کہاں تک اٹھائے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ اپنے پستانوں کے برابر تک اٹھائے (اور کچھ الفاظ کے بعد فرمایا) وہ اپنے ہاتھوں کو مردوں کی مانند نہ اٹھائے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھانے کا اشارہ کیا اور اس میں ہاتھوں کو بہت نیچے کر کے اٹھایا اور ان دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے بہت قریب کر کے اٹھایا اور پھر فرمایا: عورت کا ایک خاص طریقہ ہے جو آدمیوں کی مانند نہیں ہے۔

(۳): دوران قیام اپنے ہاتھ سینے پر رکھے گی جبکہ آدمی ناف سے نیچے باندھیں گے۔

(۴): اس کا رکوع کرنا آدمیوں کے رکوع کی مانند نہ ہوگا۔ اور اس میں وہ اپنا سر پشت کے برابر نہ کرے گی اور نہ ہی کندھوں کے برابر کرے گی بلکہ معمولی سا جھکائے گی تاکہ اس کے اس عمل پر رکوع کے لفظ کا اطلاق ہو سکے۔

(۵): اور رکوع کے دوران اپنی انگلیوں کو پھیلا کر نہیں رکھے گی، البتہ انکو ملا کر اور بلا زور ڈالے گھٹنوں پر نرمی کے ساتھ رکھے گی۔

(۶): ساری نماز کے دوران عورت اپنی کہنیوں کو اپنے پیٹ اور اپنی بغلوں کے ساتھ ملائے رکھے گی۔

(۷): جب سجدہ کرنے لگے تو ہر نمازی عورت اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے رکھے گی۔

(۸): اور ہر نمازی عورت دوران سجدہ اپنی کہنیوں کو زمین پر رکھے گی۔

جیسا کہ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دو عورتوں کے پاس سے گزر ہوا جو نماز پڑھ رہیں تھیں: تو آپ نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرنے لگو تو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ ملا دیا کرو کیونکہ سجدہ کرنے میں عورتوں کا طریقہ مردوں کے طریقے کے مطابق نہیں ہے۔

اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی عورت سجدہ کرے تو اپنے زانو کو اپنے دوسرے زانو پر رکھ کر اور اپنی رانوں کو ملا کر سجدہ کرنا چاہئے۔

(۹): عورت دوران نماز تکبیر یا قرائت کسی موقعہ پر اونچی آواز سے تکبیر یا قرائت نہ کریگی چاہے وہ نماز میں جہر سے پڑھنے کو موقعہ ہی کیوں نہ ہو۔

جیسا کہ حضرت ابو ھریرہ سے مروی ہے: آپ نے فرمایا نماز کے دوران امام کے بھول جانے کی نشان دہی کرنے کے لئے آدمی کو تسبیح کہنی چاہئے اور عورت ہو ہاتھ ہاتھ پر مارنا

چاہئے۔

(۱۰): نماز کے دونوں قعدوں میں عورت اپنی پیٹھ پر بیٹھے گی اس دوران وہ اپنے پاؤں دائیں طرف نکال لے گی اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھ لے گی اور پاؤں دائیں طرف کو نکال لے گی اور زمین پر بیٹھے گی۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ انے فرمایا جب کوئی عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھ لیا کرے اور جب سجدہ کرنے لگے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا لیا کرے یہ اسکے لئے زیادہ ستر کا باعث ہوگا اور جب وہ اسطرح پر نماز ادا کرے گی تو اللہ تعالی اسکی طرف دیکھتے ہیں اور اپنے ملائکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ میں نے اس عورت کی بخشش کر دی ہے۔

(۱۱): عورت کا اپنے گھر نماز پڑھنا زیادہ اولی ہے بنسبت مسجد میں نماز پڑھنے کے۔

(۱۲): مہینے کے چند ایام ایسے بھی ہیں جن میں عورتوں کو نماز سرے سے معاف ہوتی ہے اور انکے ذمے نہ تو اسکی اداء لازم ہوتی ہے اور نہ ہی قضاء لازم ہوتی ہے۔

اُلباب العاشر فی أسماء الصّلوات و لوازمہ

وَهُـنَّ عَشَـر صَـلَوَاتِ خَمُسَةٌ مِنْهُنَّ فَرُضٌ وَما بقی نَفُلاً

(١) : صَـــــلٰوةُ التَّهَجُّدِ: وَ هِیَ ثَمَانِیَةٌ اِلٰی اِثُنَتَا عَشَرَ رَكَعَاتًا وَتُصَلِّیَ رَكُعَتَیُنِ رَكُعَتَیُنِ اَفُضَلُ ۔ وَوَقُتُهَا بَعُدَ ثُلُثَیِ الَّلَیُلِ اِلٰی طُلُوُعِ الُفَجُرِالصَّادِقِ

(٢) : صَـلٰوةُ الُفَجُرِ: وَهِیَ اَرُبَعَةُ رَكَعَاتٍ رَكُعَتَانِ مِنَ الُفَرَائِضِ وَ رَكُعَتَانِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ ۔ وَوَقُتُهَا مِنُ طُلُوُعِ الُفَجُرِ الصَّادِقِ اِلٰی قَبُلَ طُلُوُعِ الشَّمُسِ

(٣) : صَـلٰوةُ الُاِشُرَاقِ: وَهِیَ اَرُبَعُ رَكَعَاتٍ بِسَلاَمَیُنِ ۔ وَ وَقُتُهُنَّ بَعُدَ طُلُوُعِ الشَّمُسِ اِلٰی حَرَارَتِهَا

(٤) : صَـــلٰوةُ الضُّحٰی : وَهِیَ ثَمَانِیَةُ رَكَعَاتٍ بِاَرُبَعِ تَسُـلِیُـمَـاتٍ وَ وَقُتُهُـنَّ بَعُدَ حَرَارَتِ الشَّمُسِ اِلٰی قَبُلَ الزَّوَالِ

(٥) : صَـــلٰوةُ الزَّوَالِ : وَهِىَ اَرْبُعُ رَكَعَاتٍ بَسَلَامٍ وَاحِدٍ ۔ وَوَقْتُهَا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلٰى قُبَيْلِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

(٦) : صَـــلٰوةُالظُّهْرِ: وَهِىَ اِثْنَاعَشَرَةَ رَكَعَاتٍ مِنْهُنَّ اَرْبَعَةٌ مِنَ السُّنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ قَبْلَ الْفَرَآئِضِ ۔ ثُمَّ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْفَرَآئِضِ ۔ ثُمَّ اِثْنَيْنِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَاِثْنَيْنِ مِنَ النَّوَافِلِ بَعْدَ الْفَرَآئِضِ ۔ وَوَقْتُهَا مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ اِلٰى اَنْ يَّصِيْرَ ظِلَّ كُلَّ شَىْءٍ مِثْلَيْهِ سِوٰى ظِلَّ اِسْتِوَآءِ الشَّمْسِ

(٧) : صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَهِىَ ثَمَانِيَةُ رَكَعَاتٍ مِنْهُنَّ اَرْبَعُ غَيْرُمُؤَكَّدَةٍ مِنَ السُّنَنِ قَبْلَ الْفَرَآئِضِ وَاَرْبَعَةٌ مِنَ الْفَرَآئِضِ وَوَقْتُهَابَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ الظِّلُّ كُلَّ شَىْءٍ مِثْلَيْهِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ

(٨) : صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وَهِىَ سَبْعُ رَكَعَاتٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهُنَّ فَرَآئِضٌ وَ رَكْعَتَانِ مِنَ السُّنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ وَرَكْعَتَيْنِ مِنَ النَّوَافِلِ بَعْدَ الْفَرَآئِضِ ۔ وَوَقْتُهَا مِنْ غُرُوْبِ

الشَّمۡسِ اِلٰی اِحۡمِرَارِ الشَّفَقِ

(٩) : صَــــلٰوةُ الۡاَوَابِيۡنَ وَ هِیَ سِتُّ رَكَعَاتٍ بِثَلَاثِ تَسۡلِيۡمَاتٍ كُلُّهُنَّ مِنَ النَّوَافِلِ ۔ وَ وَقۡتُهَا بَعۡدَ صَلٰوةِ الۡمَغۡرَبِ اِلٰی قَبۡلَ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ ۔

(١٠) : صَــــلٰوةُ الۡعِشَآءِ وَ هِیَ سَبۡعَة عَشَرَ رَكَعَاتٍ ۔ اَرۡبَعٌ مِنَ السُّنَنِ غَيۡرُ الۡمُوَّكَّدَةِ قبل الۡفَرَآئِضِ وَ اَرۡبَعَةٌ مِنَ الۡفَرَآئِضِ ۔ ثُمَّ رَكۡعَتَانِ مِنَ السُّنَنِ الۡمُوَّكَّدَةِ ۔ وَ رَكۡعَتَانِ مِنَ النَّوَافِلِ بَعۡدَ الۡفَرَآئِضِ ۔ وَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ مِنَ الۡوِتۡرِ بِسَلَامٍ وَاحِدٍ ۔ وَ رَكۡعَتَانِ مِنَ النَّوَافِلِ اَخِيۡراً ۔ وَ وَقۡتُهَا اِلٰی ثُلُثَيِ اللَّيۡلِ وَ لَزِمَ تَاخِيۡرُ الۡوِتۡرِ عَنِ الۡفَرَآئِضِ ۔

رَزَقَنَا اللّٰهُ بِعَمَلِ جَمِيۡعِ عِبَادَاتِهٖ وَبِجَمِيۡعِ حُقُوۡقِهٖ ۔ آمِيۡنَ بِحُرۡمَةِ النَّبِيِّ الۡاَمِيۡنِ الۡكَرِيۡمِ ۔ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ

اللّٰهُ اَكۡبَرُ

دسواں باب نمازوں کے نام اور رکعتوں اور وقتوں کا بیان

اور کل نمازوں کی تعداد ۱۰ دس ہے ان میں پانچ فرض اور پانچ نفل ہیں

(۱): نماز تہجد کی کل آٹھ سے بارہ رکعتوں تک تعداد ہے اور اس کو ایک سلام کے ساتھ دو دو رکعات میں پڑھنا افضل ہے اور اس کا وقت رات کے دو ثلث گزر جانے کے بعد سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے۔

(۲): نماز فجر: اسکی کل چار رکعات ہیں۔ دو رکعات فرض دو سنت مؤکدہ۔ اور اس کا وقت فجر صادق کے طلوع ہونے سے سورج طلوع ہونے تک ہے۔

(۳): نماز اشراق اور اسکی کل دو سلاموں کے ساتھ چار رکعات ہیں اور ان کا وقت سورج طلوع ہونے سے لیکر اس کے گرم ہو جانے تک ہے۔

(۴): نماز چاشت اور اسکی آٹھ رکعات چار سلاموں کے ساتھ ہیں اور انکا وقت سورج کے گرم ہونے سے لیکر زوال سے پہلے تک ہے

(۵): نماز زوال اور اسکی کل چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ہیں اور اس کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے ظہر کی نماز سے پہلے تک ہے۔

(۶): نماز ظہر: اس کی بارہ رکعات ہیں ان میں پہلے چار رکعات سنت مؤکدہ جو فرضوں سے پہلے ہیں، اور چار رکعات فرض، دو رکعات سنت، دو نفل فرضوں کے بعد۔ اور اس کا وقت سورج کے زوال لیکر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ اسکے اصلی سایہ سے دوگنا ہو جائے۔

(۷): نماز عصر: اور اس کی کل آٹھ رکعات ہیں پہلے چار سنت غیر مؤکدہ اور پھر چار فرائض۔ اور اس کا وقت ہر چیز کا سایہ دو چند ہونے سے لیکر سورج غروب ہونے تک ہے

(۸): نماز مغرب اور اس کی کل سات رکعات ہیں پہلے تین فرائض پھر دو رکعات سنت مؤکدہ اور دو رکعات نفل اور اسکا وقت سورج کے غروب ہونے سے لیکر شفق کے سرخ ہو جانے تک ہے

(۹): نماز اوابین: اور اسکی چھ رکعات تین سلاموں کے ساتھ ساری ہی نفل ہیں اور اسکا وقت نماز مغرب کے بعد سے عشاء کی نماز سے پہلے تک ہے

(۱۰): نماز عشاء اور اس کی کل سترہ رکعات ہیں، پہلے چار رکعات سنت غیر مؤکدہ ہیں اسکے بعد چار رکعات فرض، پھر دو رکعات سنت مؤکدہ اور دو رکعات نفل اس کے بعد ایک ہی سلام کے ساتھ تین رکعات وتر۔ اور آخر میں دو رکعات نفل ہیں۔ اور اس کا وقت دو حصے رات گزر جانے تک ہے۔ اور لازم ہے کہ وتروں کو فرض نماز کے بعد پڑھا جائے۔

﴿ اللّٰہُ اکبر ﴾

الباب الحادی العشرۃ فی ادعیۃ الماثورۃ

اللہ تعالی نے ارشادفرمایا کہ:

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبولی

(البقرۃ)

میں اللہ دعا کرنے والی کی ہر دعا کو قبول کرتا ہوں جب کہ وہ دعا کر رہا ہو، لہذا مجھ ہی سے دعا مانگا کرو

نبی ﷺ نے دعاء کی اہمیت کواجاگر کرتے ہوئے ارشادفرمایا

انّ الدّعاء ھو العبادۃ

(مسنداحمد)

بے شک دعاء اصل میں عبادت ہے۔اور ایک روایت میں الفاظ دوسری طرح ہیں اور اس میں فرمایا کہ:

الدعاء مخ العبادۃ

دعاءعبادت کا مغز ہے

اور ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

لیس شیء أکرمُ علی اللّٰہ من الدّعاء

اللہ تعالی کو بندے کے اعمال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اسکا اللہ تعالی سے دعاء مانگنا ہے

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے دعاء کی کس قدر اہمیت بتائی ہے۔

اور ایک جگہ تو نبی اقدس ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا

مَن لَم یسئل اللّٰہ یغضبُ علیہ

جو شخص اللہ تعالی سے مانگتا نہیں اللہ تعالی اس سے ناراض ہوتے ہیں

اور اس جگہ ہم نے صرف وضوء اور نماز کی دعاؤں پر اقتصار کیا ہے تا کہ نماز کے باب میں کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے اس لئے کہ نماز اللہ تعالی کا حق ہے اور اس میں دعا کر کے انسان اپنے لئے اللہ تعالی سے کچھ مانگ سکتا ہے۔ اس میں ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہئے کہ اللہ تعالی کے حق میں اپنی حق ڈالنے شروع کر دے بلکہ اللہ تعالی سے مانگنے کا بھی ایک طریقہ ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے اسکو پیش نظر رکھنا اپنی دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت ہے اور ان سے منہ موڑنا اپنی دعاؤں کو ضائع کرنے کے مترادف ہے

جب تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہو تو سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے اور اس کے بعد دعاء پڑھے:

۱: سُبحَانَ اللّٰہ ربّ العَالَمِینَ سُبحَانَ اللّٰہ وَبِحَمدِہ

پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، پاک ہے اللہ اور ساری تعریفیں اسی کی ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کی نماز کے لئے اٹھتے تھے تو دعاء پڑھا کرتے تھے:

۲: أَللّٰھُمّ لكَ الحَمدُ أَنتَ نُورُ السّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنتَ قَيَّامُ السّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَكَ الحَمدُ أَنتَ رَبّ السّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَمَنْ فِی هِنّ ، وَأَنتَ الحَقُّ ، وَوَعْدَكَ الحَقُّ ، وَلِقَائُكَ حَقٌّ ، وَالجَنّةُ

حَــقٌّ، وَالنّارُ حَقٌّ ، وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ ۔ اَللّٰھُمّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَـنْــتُ ، وَعَـلَيكَ تَوَكّـلـتُ ، وَاِلَيكَ أَنبتُ ، وَبِكَ خَاصَمْتُ ، وَاِلَيكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْلِیْ : مَاقَدَّمْتُ ، وَمَا أَخَّـرْتُ ، وَمَـا أَسْـرَرْتُ ، وَمَـا أَعْـلَـنْـتُ ، أَنْتَ اِلٰہِی! لَااِلٰہَ اِلّاأَنْتَ۔

(ترمذی:۲/۶۵۳)

اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تو تمام آسمانوں اور زمینوں اور جو ان کے درمیان ہے ان سب کا پروردگار ہے، اے اللہ تو حق ہے تیرا وعدہ سچ ہے تیری ملاقات یقینی ہے جنت موجود ہے اور جہنم موجود ہے اور قیامت یقینی ہے۔ اے اللہ میں تیرے لئے مسلمان ہوں تجھ پر ایمان لایا ہوں تجھ پر توکل کرتا ہوں ہر مسئلے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تیری وجہ سے میں لوگوں سے جھگڑا کرتا ہوں، اور تیری حاکمیت کا بول بالا کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے معاف فرما دے میرے پہلے اور پچھلے گناہ اور سارے پوشیدہ اور اعلانیہ کئے گئے گناہ تو ہی میرا الٰہ ہے اور تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں۔

جب صبح صادق طلوع ہو تو یہ دعاء پڑھے

۳: اَلــلّٰھُــمَّ بِكَ اَصْبَحْــنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ۔ او۔ وَاِلَيكَ الْمَصِير

ترمذی:۲/۶۵۰

اے اللہ تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور ترے نام کے ساتھ ہم شام کریں گے۔ اور تیری مدد سے ہم زندہ ہیں اور تیرے حکم سے ہمیں موت آئے گی۔ اور اس کے بعد ہم نے تیری طرف لوٹ جانا ہے

بعض جگہ مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ دعاء منقول ہے:

٤: ألحمدُ للّٰه الّذی أحیَانَا بعد مَا أماتَنا وإلیه النُّشُور

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندگی دی ہماری موت کے بعد اور ہم سب نے اسی کی طرف دوبارہ لوٹ جانا ہے۔

بیت الخلاء میں جانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور بعد میں دایاں پاؤں بیت الخلاء میں رکھے اور یہ دعاء پڑھے:

٥: أعُوذُ باللّٰه مِن الخُبُثِ والخَبَائِث

ترمذی:۱/۳

میں ہر قسم کی ناپاکی اور ناپاک مخلوقات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اور ایک روایت کے الفاظ یوں آئے ہیں

٦: أللّٰھمّ انّی أعُوذبِكَ مِن الخُبُثِ والخَبَائثِ

بخاری:۱/۲٦

اے اللہ بے شک میں ہر قسم کی ناپاکی اور ناپاک مخلوقات سے آپکی پناہ کا طالب ہوں۔

ان دعاؤں میں اگر کوئی آدمی چاہے تو ایک دعاء اور چاہے تو دونوں دعائیں اکٹھی بھی پڑھ سکتا ہے۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت طریقہ یہ ہوگا کہ پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے

اور یوں کرے تو زیادہ بہتر ہے کہ دایاں پاؤں باہر رکھتے ہی غفرانک کہہ لے اور بعد میں دوسری دعاء پڑھ لے۔

٧: أَلحَمد للّٰه الّذی أذهب عنّی الأذیٰ وَعافَانی

المصنف ابن ابی شیبہ:٢ ١/١

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے ہر قسم کی عافیت عطاء فرمائی۔

اسی وقت کے لئے ایک اور دعاء بھی منقول ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

٨: غُفرَانك

الترمذی:٣/١

اے اللہ میں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے بھی چاہے تو ایک اور چاہے دونوں مانگ سکتا ہے۔

اور جب سورج طلوع ہو تو یہ دعاء پڑھے

٩ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا

تمام تعریفیں اس اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایک اور دن نصیب فرمایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

جب اذان ہونے لگے تو اسکا انہی الفاظ میں جواب دے جو الفاظ مؤذن کہہ رہا ہو البتہ جب مؤذن کہے: حی علی الفلاح اور حی علی الفلاح تو اسکے جواب اللہ تعالی کی طرف سے ہر خیر کے ہونے اور ہر برائی سے نجات ملنے کی نیت کرتے ہوئے: لاحول ولاقوۃ الا باللّٰه کہے۔

فجر کی اذان میں جب مؤذن: الصّلاۃ خیر من النوم کہے تو جواب میں: صدقت وبررت کے الفاظ کہے۔

اور مکبر نماز کے لئے تکبیر کے دوران: قد قامت الصّلاۃ کے الفاظ کہے تو جواب میں مقتدی اقامھا اللہ وادامھا کے الفاظ کہے۔

سات مقام ایسے ہیں جن میں اذان کا جواب نہ دینا چاہئے:

۱: دوران نماز چاہے نفل ہوں یو کوئی اور نماز ہو

۲: جمعہ کے خطبہ کے وقت جو اذان دی جائے

۳: جس وقت جنسی اختلاط میں مصروف ہوں

۴: حیض ونفاس کی حالت میں

۵: دینی علم کی درس وتدریس کے وقت

۶: کھانا کھانے کے دوران

۷: بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے وقت

اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر مندرجہ ذیل الفاظ سے درود پاک پڑھے تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ جامع ہے:

۱۰: أَللّٰهُمّ صَلِّ عَلىٰ سَيّدنَا مُحمّد وَعَلى آل سَيّدِنَا مُحمّد وَبَارِكْ وَسَلّم

اے اللہ رحمتیں نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقاء کی ساری آل پر جس میں ہم خود بھی شامل ہیں اور برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔

اور اسکے بعد آذان کے بعد کی دعاء پڑھے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۱: أللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعوَةِ التَّامَّةِ والصَّلوٰةِ الْقَائِمَة اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحمُودَنِ الَّذِي وَعَدتَّه اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادِ

بخاری:۱/۸٦ بیہقی:۱/۴۱۰

اے اللہ اے اس دعوت تامہ کے پروردگار! اوراس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور بلند درجہ عطاء فرما اور انکو مقام محمود پر سر بلند فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے اے اللہ آپ تو وعدہ کے خلاف کرتے ہی نہیں ہیں

اس دعاء میں اپنی طرف سے وارزقنا شفاعته یوم القیامة کے الفاظ کا اضافہ نہ کیا جائے کیونکہ یہ احادیث صحیحہ میں سے ثابت نہیں البتہ اگر صرف دعاء کے لئے اپنی طرف سے کہے تو کوئی حرج نہیں ہے

اور بعض احادیث میں دوسری طرح سے بھی الفاظ منقول ہیں جو مندرجہ ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:

۱۲: أشْهَدُ انْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَه لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه وَرَسُولُه رَضِيتُ بِاللّٰه رَبّاً وَبِمُحَمَّد رَسُولاً وَبِالاِسْلَامِ دِيْناً

(مسلم:۱/۱٦۷)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں میں اللہ کے ساتھ اسکے پروردگار ہونے کے لحاظ سے اور محمد ﷺ کے اللہ کا رسول ہونے کے لحاظ سے اور اسلام

کے آخری دین ہونے لحاظ سے راضی اور خوش ہوں۔

چونکہ اذان اور اقامت کے درمیان دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے آپ نے فرمایا:

لَایُردُّ الدُّعَاء بَینَ الْأذَانِ وَالاِقَامَۃِ

(ابوداود:۷۷/ا ترمذی:۵۸)

اذان اور اقامت کے دوران مانگی گئی دعاء رد نہیں کی جاتی

لہذا اکثرت سے یہ دعاء پڑھتا رہے:

۱۳: أللّٰھُمّ اِنّی أسْئلُكَ الْعَفوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالمُعَافَاتَ فِی الدُّنیا وَالاٰخِرَۃِ

(حصن حصین)

اے اللہ میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں اور ہر مشکل میں عافیت کا اور دنیا اور آخرت میں اچھے بدلے کا سوال کرتا ہوں۔

جب وضوء کی ابتداء میں ہاتھ دھونے لگےتو یہ دعاء پڑھے

۱٤: بِسْمِ اللّٰہِ الرّحمٰن الرّحیم

ابتدائے وضوء کے لئے ایک دوسری دعا بھی منقول ہے چاہےتو وہ پڑھ لے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۵: بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ عَلی دینِ الاسلام

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور ہمارے دین اسلام پر ہونے کی بناء پر تمام تعریفیں اسی اللہ تعالی کے لئے ہیں

جب کلی کرنے لگےتو یہ دعاء پڑھے:

۱۶ : بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمّ اعِنّی عَلیٰ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ
وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ تلاوت قرآن ،اور اپنے یاداور شکر اور
بہترین انداز میں عبادت کے لئے میری مدد فرما۔

اور جب ناک میں پانی ڈالے تو یہ دعاء پڑھے:

۱۷ : بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمّ أرِحنِی رَائحَةَ الجنّة
وَلاتُرحِنِی رائحَةَ النّار

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ مجھے جنت کی خوشبوئیں نصیب فرمااور جہنم
کی بدبوؤں سے بچا۔

جب اپنا منہ دھونے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۱۸ : بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمّ بیّض وجہِی یَوماً تبیضّ
وُجوهٌ وّتَسودّ وُجُوهٌ۔

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ میرا چہرہ اُس دن سفید فرما جس دن کچھ
چہرے سفید اور کچھ چہرے سیاہ ہو جائیں گے۔

جب اپنا دایاں ہاتھ دھونے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۱۹ : بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمّ اعْطِنی کِتابِی بیمِینِیْ
وحَاسِبنِی حِساباً یَّسِیراً

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ قیامت کے دن مجھے دائیں ہاتھ میں

اعمال نامہ دینا اور میرا حساب آسان فرمانا۔

جب اپنا بایاں ہاتھ دھونے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۰ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمّ لاتُعطِنِی کتابِی بِشِمالِی وَلَامِن وَرآءِ ظَھرِی۔

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ مجھے قیامت کے دن اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ پیچھے سے دینا۔

جب وضوء کے درمیان میں ہو تو یہ دعاء پڑھے

۲۱ : اللّٰهمّ اغفرلِی ذَنبِی ووسّعْ لِی فی دَارِی وبَارِك لِی فِی رِزقِی

(ابن سنی:۲۱)

اے اللہ میرے میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت نصیب فرما۔

جب سر کا مسح کرنے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۲ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمّ أظِلّنِی تَحتَ ظِلّ عَرشِكَ یَوماً لَاظلّ اِلّاظلّ عَرشِكَ

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ مجھے ایسے وقت میں اپنے عرش کا سایہ نصیب فرما جس دن ترے عرش کے سائے کے علاوہ کسی اور چیز کا سایہ نہ ہوگا۔

جب کانوں کا مسح کرنے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۳ : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمّ اجْعلْنِی مِنَ الّذِین یَستَمِعُونَ

الْقَولَ فَيَتّبعونَ اَحْسَنَه

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ مجھے ان لوگوں میں بنا جو تیری باتیں سنتے ہیں اور اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

جب گردن کا مسح کرنے لگے تو یہ دعاء پڑھے

۲۴ : بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمّ اعْتِق رَقبتِی مِن النّار

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ میری گردن کو جہنم سے آزادی نصیب فرما

جب دایاں پاؤں دھونے لگے تو یہ دعاء پڑھے:

۲۵ : بِسْـمِ اللّٰهِ أَللّٰهُمّ ثَبّت قَدمِی عَلی الصّراطِ يَوم تَزلّ الاَقْدَام

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ میرے قدم مضبوطی سے جمائے رکھنا جس دن بہت سارے لوگوں کے پاؤں پھسل جائیں گے۔

جب بایاں پاؤں دھوئے تو یہ دعاء پڑھے

۲۶ : بِسْـمِ الـلّٰهِ أَللّٰهُمّ اجْعَل ذَنبِی مَغْفُوراً وسَعيِیُ مَشْكُوراً وَتِجَارتِی لَنْ تَبُور

شروع اللہ کے نام کے ساتھ کرتا ہوں اے اللہ میرے گناہ معاف فرما میری ہر کوشش باعث شکر بنا اور میرے کاروبار میں کسی قسم کا خسارہ نہ فرما۔

اور وضوء کے درمیان پڑھنے کے لئے ایک اور دعاء منقول ہے:

۲۷ : أَللّٰهُمّ اغْفِرْلِی ذَنْبِی وَوَسّعْ لِی فِی دَارِی

وَبَارِك لِی فِی رِزْقِی

(عمل الیوم واللیلة:۲۰)

اے اللہ میرے گناہ معاف فرما میرے گھر میں وسعت نصیب فرما اور میرے رزق میں برکت نصیب فرما۔

وضوء کے آخر میں یہ دعائیں پڑھے

۲۸: أشهدُ انْ لآ اِلٰه اِلّا اللّٰه وَحْدهٗ لَاشَرِيكَ لَه ، وَأشْهَدُ اَنّ مُحَمّداً عَبْدهٗ وَرَسُولُه

(مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۱۴، مسلم:۱۲۲ جلد:۱)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

اس کے بعد یہ دعاء پڑھے

۲۹: أللّٰهمّ اجْعَلنِی مِن التَّوَّابِيْنَ وَجَعَلنِی مِنَ المُتَطَهّرِين

(مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۱۴، ترمذی:۳۴)

اے اللہ مجھے حقیقی معنوں میں توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور صحیح معنوں میں پاکیزہ لوگوں میں سے بنا۔

اس کے بعد یہ دعاء پڑھے

۳۰: سُبْحَانَكَ أللّٰهُمّ وَبِحَمْدِك أشْهدُ أنْ لآ اِلٰه اِلّا أنْتَ أسْتَغْفِرُكَ أللّٰهُمَ وَأتُوبُ اِلَيهِ

(ابن سنی:۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ:۱/۱۳)

اے اللہ تو پاک ہے اور تو تعریفوں والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سواء کوئی معبود نہیں ہے میں استغفار کرتا ہوں اپنے سارے گناہوں سے اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

صبح کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو راستے میں یہ دعاء پڑھتا جائے

۳۱: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً ، وفى بصرى نوراً و فِى سَمْعِى نوراً ، وعَن يَمِينِى نُوراً و عَن يَسَارِى نُوراً ، وَمِن خَلْفِى نُوراً ، وَمِن أَمَامِى نوراً ، وَ اجْعَلِّى نُوراً ، وَفِى عَصَبِى نُوراً ، وَفِى لَحْمِى نُوراً وَفِى دَمِى نُوراً ، وَفِى شَعْرِى نُوراً ، وَفِى بِشْرِى نُوراً ، وَفِى لِسَانِى نوراً ، وَاجْعَل فِى نَفْسِى نُوراً ، وَاَعْظِم لِىْ نُوراً ، وَاجْعَلْنِى نُوراً ، وَاجْعَل مِن فَوْقِى نُوراً ، وَمِن تَحْتِى نُوراً ، أَللّٰهُمّ اعْطِنِى نُوراً۔

(حصن حصين، مشكوة باب صلاة الليل)

اے اللہ میرے دل میں نور معرفت ڈال دے۔اور میری آنکھوں میں، اور میرے کانوں میں نور ڈال دے۔یا اللہ میرے آگے کی طرف، میرے پیچھے کی طرف، میرے دائیں طرف، اور میرے بائیں طرف اپنا نور نصیب فرما۔یا اللہ مجھے بھی نور نصیب فرما۔ یا اللہ میرے جسم کے پٹھوں میں، میرے گوشت میں، میرے جسم کے خون میں، میرے بالوں میں، میری جلد میں، میری زبان میں نور نصیب فرما۔اے اللہ میری سانسوں کو نور

سے مہکا دے ۔اور میرے لئے بہت زیادہ نور نصیب فرما۔ یا اللہ مجھے نور بنا، اور میری اوپر کی طرف ،اور میری نیچے کی طرف کو نور سے منور فرما۔اور مجھے اپنی معرفت والا نور عطاءفرماء۔

رکوع اور سجدے میں منقول الفاظ کے علاوہ ایک دعاء منقول ہےنوافل وغیرہ میں وہ بھی پڑھ سکتا ہے:

۳۲: سُبّوحٌ قُدّوسٌ رَبّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوح

ابوداود:۱/۱۳۴

اے اللہ تو بہت تسبیحات کے لائق اور بڑی تقدیس کے لائق ہےاور تو ملائکہ اور ارواح کا بھی پروردگار ہے۔

رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے قومہ مین ربنا لک الحمد کے علاوہ ایک دعاء منقول ہےنوافل وغیرہ میں وہ بھی پڑھ سکتا ہےجس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

۳۳: أَللّٰهُمّ رَبّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيراً طَيّباً مُبَارَكاً فِيْهِ

ابو داود:۱۱۹/۱

اے اللہ اے ہمارے پروردگار ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں ایسی تعریفیں جو بہت زیادہ ہیں پاکیزگی والی ہیں برکتوں سے معمور ہیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان اگر نوافل وغیرہ پڑھ رہا ہوتو مندرجہ ذیل دعاء بھی پڑھ سکتا ہےجس کے الفاظ یہ ہیں:

۳٤: أَللّٰهُمّ اغْفِرلِی وَارْحَمْنِی وَعَافِنِی وَاهْدِنِی وَارْزُقْنِی

ابوداود

اے اللہ میری مغفرت فرما میرے حال پر رحم فرما مجھے ہر غم سے عافیت نصیب فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے وافر رزق نصیب فرما۔

نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں مندرجہ ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں

۳۵: أللّٰهُمّ اِنّی أعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر گناہ سے اور ہر قرض کے وبال سے۔

یا یہ دعاء پڑھے:

۳۶: أللّٰهُمّ حَاسِبْنِی حِسَاباً يَّسِيْراً

اے اللہ تو میرے ساتھ ایسے حساب کا معاملہ فرما جو بہت ہی آسان ہو

یا یہ دعاء پڑھے:

۳۷: أللّٰهُمّ اِنّی أعُوذُبِكَ مِن عَذَابِ جهَنّم ، وَأعُوذُبِك مِن عَذَابَ القَبرَ ، وَأعُوذُبِكَ مِن فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالَ، وَأعُوذُبِك مِن فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔ اور قبر کے عذاب سے۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

نماز میں سلام پھیر دینے کے بعد بھی بعض دوائیں منقول ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۳۸: أللّٰهُمّ اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْماً كَثِيْراً وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاّ اَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اے اللہ میں نے اپنے آپ پر گناہوں کے ذریعے بہت زیادہ ظلم کئے ہیں اور گناہوں کو معاف کرنے والی ذات تیرے سواء اور کوئی نہیں ہے تو خاص طور سے میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اور اگر ہو سکے تو یہ دعاء بھی پڑھے:

۳۹: لَااِلٰـہَ اِلاّ اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلّ شَیْءٍ قَدِیْر

اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد وثناء اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۴۰: أَللّٰھُمّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدّ

(بخاری مسلم)

اے اللہ جس کو تو دے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسکو کوئی دے نہیں سکتا اور کسی محنت کرنے والے کو اسکی محنت کام نہیں آتی جب تک آپ نہ چاہیں۔

۴۱: لَا اِلٰـہَ اِلاّاللّٰہُ وَحْدَہُ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ، وَھُوَ عَلٰی کُلّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلاّ بِاللّٰہِ ، لَا اِلٰہ اِلاّ اللّٰہُ ، وَلَانَعْبُدُ اِلاّ اِیّاہُ ، لَہُ النّعْمَۃَ وَلَہُ الْفَضْلَ وَلَہُ الثَّنَاءَ الْحَسَنَ ، لَا اِلٰـہَ اِلاّ اللّٰـہُ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنِ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، ہر طرف اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد وثناء اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ نیکی کی طاقت اور بدی سے بچاؤ اسی ذات کی وجہ سے ہوسکتا ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں ہے ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے ۔ ساری نعمتوں کا وہ مالک ہے اور سارے فضل واحسان کا وہ مالک ہے اور وہ ذات ساری اچھی تعریفوں کے لائق ہے۔ اس کے سواء کوئی معبود نہیں ہم اپنے دین کو خالص اسی کے لئے مختص کرتے ہیں خواہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہو۔

ہر نماز کے بعد نمبر ۴۲ میں مذکور کلمات ۳۳ بار۔ اور نمبر ۴۳ میں مذکور کلمات ایک بار پڑھنا سنت ہے:

٤٢: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، أللّٰهُ أكْبَرُ

اور اسکے بعد آخری مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

٤٣: لَآاِلٰـهَ اِلاّ الـلّٰـه وَحْدَه لَاشَرِيْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلى كُلّ شَیءٍ قَدِيْرٌ ۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے، ہر طرف اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد وثناء اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اور اسکے بعد ایک بار مندرجہ ذیل کے کلمات پڑھ لے

أللّٰه لَآاِلٰه اِلاّهُوَ الْحَىُّ الْقَيُّومُ لَاتَأخُذُهُ سِنَةٌ وَلَانَوْمٌ لَـهُ مَـا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَـا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَالَّذِیْ

يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَابَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ ۔

اللہ وہ ذات ہے جس کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ زندہ اور قائم ہے اسکو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اور جو کچھ زمنوں آسمانوں میں ہے اسی کی ملکیت ہے کوئی ہستی اللہ کی اجازات کے بغیر اس کے سامنے سفارش کا ایک لفظ نہیں نکال سکتی ، ہر چیز کے آگے اور پیچھے کو وہ جانتا ہے اور اللہ تعالی کے علم کا احاطہ کرنا اس کی مشیت کے سواء اور کسی کے بس کا روگ نہیں ۔اسکی مخلوقات میں سے ایک مخلوق بنام کرسی آسمانوں اور زمینوں کی وسعتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اوران کی حفاظت کرنا اللہ تعالی کے لئے مشکل کام نہیں کیونکہ وہ ہر چیز کو جاننے والا اور بڑی عظمتوں والا ہے۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٤: أَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ اپنے ذکر اور شکر اور بہترین انداز عبادت میں میری مدد فرما۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٥: أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ تو سلامتیوں والا ہے اور سلامتیاں تجھ سے ہیں اور تو بڑی برکتوں والا ہے اے بلند و برتر جلال اور بزرگی والی ذات۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٦: أَللّٰهُمّ رَبّ جِبْرَئِيْلَ وَمِكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَدّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ اے جبرئیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اسرافیل علیہ السلام کے پروردگار مجھے جہنم کی تپش اور عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٧: أَللّٰهُمّ اَصْلَحْ لِیْ دِيْنِیْ وَوَسّعْ لِی فِی دَارِی وَبَارِكْ لِی فِی رِزْقِیْ

اے اللہ میرے دینی معملات کو درست فرما۔ اور میرے گھر میں وسعتیں نصیب فرما۔ اور میرے رزق میں برکتیں نصیب فرما۔

اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٨: أَللّٰهُمّ اِنّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں کنجوسی سے۔ اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں عمر کے بدترین حصے سے۔ اور میں تیری پناہ میں

آتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔
اگر چاہے تو یہ دعاء پڑھ لیا کرے

٤٩: أَللّٰهُمّ اِنّی أعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبرِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے۔غربت سے۔اور عذاب قبر سے۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ میں نے ننا وے مرتبہ اللہ تعالی کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور اسکے بعد میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں نے سویں مرتبہ اللہ تعالی کی زیارت کی تو اللہ تعالی سے یہ سوال کروں گا کہ یا اللہ کوئی ایسا عمل بتائیں جو لوگ عمل کر کے قیامت کے دن آپکے عذاب سے نجات پائیں گے امام اعظم فرماتے ہیں کہ جب مجھے اللہ سبحانہ وتعالی کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ تیری مخلوق کونسا عمل کرے جس سے وہ کل قیامت کے دن تیرے عذاب سے نجات پائے تو اللہ تعالی نے فرمایا جو شخص صبح شام یہ دعاء پڑھا کرے وہ میرے عذاب سے نجات پائے گا وہ کلمات مندرجہ ذیل میں ہیں:

٥٠: سُبْحَانَ اَبِدِيّ الْاَبَدِ ، سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحدِ ، سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ ، سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ ، سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَآءٍ جَمَدٍ ، سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدٍ ، سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحدٍ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ

يَتَّخِذُ صَاحِبَةً وَّلَاوَلَدَ ، سُبْحَانَ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ ۔

پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو اکیلی اور یکتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو منفرد اور بے نیاز ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند کر دیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے جمے ہوئے پانی پر زمینوں کو پھلا دیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا اور وہی صحیح معنوں میں انکی تعداد کو جانتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے رزق اس انداز میں تقسیم کیا کہ کسی کو بھی رزق مہیا کرنے سے نہیں بھولا۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے لئے بیوی بچوں کی محتاجی سے پاک ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو نہ کسی کی اولاد میں سے ہے اور نہ اسکی کوئی اور اولاد ہے اور نہ ہی اسکا کوئی ہمسر و خاندان کا فرد ہے۔

اور جب شام ہو تو یہ دعاء پڑھے

۵۱: اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْىٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ

اے اللہ ترے نام سے شام کرتا ہوں اور ترے نام سے صبح اور ترے نام پر ہم جیتے ہیں اور ترے نام ہم مرتے ہیں اور مرنے کے بعد تیری طرف ہم نے لوٹ جانا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

الباب الثانی العشرة فی کیفیۃ الصلاۃ

اِذَا اَرَادَ الـرَّجُلُ الدُّخُولَ فِی الصَّلاۃِ اَ خُرَجَ کفّیهِ مِن کُـمّیـهِ ، ثُـمّ رَفعَهُما حِذآء اُذُنَیهِ ثُمّ کَبّرَ بلا مدٍ ناویاً ۔ ویُـصـحّ الشُـروعُ بـکـلّ ذکـرٍ خـالـصاً للّٰـه تعالی ۔ کسُبـحـانَ الـلّٰه۔ وَ بِالْفَارِسیَّۃِ اِن عَجَزَ عَن العرَبیّۃِ ۔ وَاِن قَـدَرَ لَایُـصـحّ شُروعُه بِالْفَارِسیّۃِ ۔ وَلاَ قِرَائَتُه بِهَا فِی الأ صحّ ۔

ثُـمّ وضـع یَـمِینِـه عـلـی یَسـارِه تَحتَ سُرّتِه عَقِب التَّحرِیمۃِ بِلامُهلَۃ مُسْتَفْتِحاً ۔ وَهُوَ اَنْ یَّقُوْلَ " سُبْـحَانَكَ اَللّٰهُـمّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالی جَدُّكَ وَلاَ اِلٰهَ غَیْرُكَ "

وَیَسْتَـفْتِـحُ کُلُّ مُصَلّ ۔ سَوَاءٌ کَانَ اِمَاماً ، اَوْ مُنْفَرِداً ، اَوْ مُـقْتَـدِیـاً ، اَمَّـا الـمَسْبُـوْقُ فَیـأتِـی بِه عِنْدَ اِنْفِرَادِه لِقَضَاءِ مَا سَبَقَ بِه ۔

ثُمّ تعوّذ للقِرائة ۔ فيأتى به المَسبُوق لا المُقتدى ويُؤخّر عن تكبيرات العيدَين ۔ ثم يُسمّى سِرّاً ويُسمّى كلٌّ فى كلِّ ركعةٍ قبل الفاتحةِ فقط۔ ثم قرأالفاتحه ، وأمّنَ الاِمَامُ ، والمأمومُ سرّاً ، ثمّ قراء سُورةٌ ، او ثلاثُ آياتٍ ۔ثم كبّر راكعاً مُطمئنّاً مسوّيًا رَأسَه بعجزِه ، آخذاً ركبتَيه بيَديه ، مفرجاً أصابعه وسبّح فيه ثلاثاً وذلك أدناهُ ۔ ثُمّ رَفَع رَأسه وَاطُمأنّ قَائلاً:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه ۔ رَبَّنَا لَكَ الُحَمُدُ ۔

لَو اِمَاماً أو مُنفرِداً ۔ وَالُمُقتدِى يَكتَفى بَالتّحمِيد ۔ ثمّ كبَّرَ خارّاً للسّجودِ ۔ثُمّ وَضع رُكُبتَيه ، ثُمّ يَدَيه ، ثمّ وَجُهه بَين كفّيُهِ ، وَسجدَ بِأنُفه وجبهته ، مطمئنّا مسبّحاً ثلاثاً وذلك أدناه ۔

وَجَافى بَطُنَه عَن فَخِذَيه ۔ وَعُضُدَيه عَن اِبطَيهِ فى غَيرِ زَحُمةٍ ۔ مُوَجّهاً أصَابِعَ يَدَيُه وَرِجُلَيُه نَحُو الُقِبلَة ۔ وَالُمَرأةُ تَخُفِضُ وتَلزِقُ بَطنَها بَفَخِذَيهَا ۔

ثُمّ رَفَع رَأسَه مُكَبّراً وَجَلَسَ بَيْنَ السَّجدَتَيْنِ وَاضِعاً يَدَيْه عَلى فَخِذَيْه مُطمَئِنّا ۔ ثُمّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثَانِياً مُطْمَئِنّا كَالْأوّلِ وَسَبّحَ ثَلَاثاً وَجَافى بَطْنَهٗ عَن فَخِذَيْه وَاَبْدٰى عَضُدَيْهِ ۔ ثُمّ رَفَعَ رَأسَه مُكبّراً لِلنُّهُوْضِ بِلاَ اِعْتِمَادٍ عَلَى الْاَرْضِ بِيَدَيْه وَبِلاَ قُعُوْدٍ ۔ وَالرّكْعَة الثَّانِيَة كَالأوْلى اِلاّ أنّه لَايُثَنّى وَلَا يَتعَوّذُ

﴿موضع رفع اليدين﴾

وَلاَ يَسُنّ رَفْعُ الْيَدَيِنِ اِلاّ (١): عِنْدَ اِفْتِتَاحِ كُلّ صَلَاةٍ (٢): وَعِنْدَ تَكْبِيرِ الْقُنُوتِ فِى الْوِتْر (٣): وَتَكبِيرَاتُ الزَّوَائِدِ فِى الْعِيدَيْنِ (٤): وَحِينَ يَرَى الْكَعْبَةَ (٥): وَحِيْنَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ (٦): وَحِيْنَ يَقُومُ عَلى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ (٧): وَعِنْدَ وُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَمُزْدَلِفَةَ (٨): وَبَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ الْأُوْلٰى وَالْوُسْطىٰ (٩): وَعِنْدَ التَّسْبِيْحِ عَقِيْبَ الصَّلَاةِ ۔ كَمَا ذَكَرَه وَنَظَمَهٗ فِى الْوَهْبَانِيَّةِ

وَفِی غَیْرِ "فَقْعَسٍ صَمْعَجٍ" لَیْسَتْ رَافِعاً
یَدَیْکَ وَذَا فِی خَارِجِ الْکُمِّ أَجْدَرًا

وَ اِذَا فَرَغَ مِن سَجْدَتَیِ الرَّکْعَةِ اِفْتَرَشَ رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَجَلَسَ عَلَیْهَا ۔ وَنَصَبَ یُمْنَاه وَوَجَّه اَصَابِعَهَا نَحْوَ الْقِبْلَةِ ۔ وَ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلَی فَخِذَیْه ۔ وَبَسَطَ اَصَابِعَه ۔ وَالْمَرْأَةُ تَتَوَرَّکُ ۔

وَقَرَأَ تَشَهّدُ اِبْنَ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ وَأَشَارَبِالْمُسَبّحَةِ فِی الشَّهَادَةِ ۔ یَرْفَعُهَا عِنْدَ النّفیِ وَیَضَعُهَا عِنْدَ الْاِثْبَاتِ ۔

وَلَا یَزِیدُ عَلَی التَّشَهُّدِ فِی الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ وَهُوَ:
" أَلتّحیّاتُ للّٰه والصّلات والطّیّبات ، أَسّلامُ علیکَ أَیّهَا النّبیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰه وَبَرَکَاتُه ، أَسّلامُ عَلَیْنَا وَعَلی عِبَادِ اللّٰه الصَّالِحِین ۔ أَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمّداً عَبدهٗ وَرسُوله"

مسئلہ :

وَقَرَأَ الْفَاتِحَة فَقَط فِیمَا بَعْدَ الْاُوْلَیَیْنِ ۔ ثُمّ جَلَسَ

وَقَـرَأَ التَّشَهّدُ ۔ ثُمّ صَلّی عَلی النّبی ﷺ ۔ ثُمّ دَعَا بِمَا
يَشْبَهُ الْقُرآنَ وَالسُّنّة ۔ ثُمّ سَلّمَ يَمِيْناً وَيَسَاراً فَيَقُوْلُ
أسّلاَمُ عَلَيُكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه نَاوِياً مَن مَّعَهٗ ۔

نماز کی ترکیب کے بارے میں

جب کوئی شخص نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرے: تو سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آستینوں سے باہر نکالے۔ پھر اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے۔اس کے بعد بغیر مد کرتے ہوئے (لفظ اللہ کے الف۔ یا اکبر کے الف پر) اور اپنی نیت کو درست کرتے ہوئے تکبیر کہے۔اور کسی بھی ایسے ذکر کے ساتھ جو خالص اللہ تعالی کے لئے ہو اس کے ساتھ نماز شروع کرنا صحیح ہے جیسے سبحان اللہ کہنے سے۔اور اسی طرح اگر عربی زبان میں ایسا ذکر ادا کرنے سے قاصر ہو تو فارسی میں ایسا جملہ بول کر بھی نماز شروع کر سکتا ہے۔اور اگر اسکو ایسی قدرت ہو کہ وہ عربی زبان میں الفاظ کہہ سکتا ہو تو فارسی یا کسی اور زبان میں کلمات بول کر نماز شروع کرنا درست نہیں۔

اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اپنی ناف کے نیچے رکھے تکبیر تحریمہ کے بعد بلا وقفہ ثناء پڑھے۔اور وہ یوں ہے

(اے اللہ تو پاک ہے اور تیرا نام بڑی تعریفوں اور برکتوں والا ہے اور تیری بزرگی بہت بلند ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے)

اور اس طرح ہر نمازی ثناء پڑھے گا خواہ وہ امام ہو یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو۔ یا مقتدی ہو۔البتہ مسبوق (جسکی نماز کا کچھ حصہ باجماعت نماز سے رہ گیا ہو) وہ جب اپنی رہی ہوئی نماز (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرے گا اس وقت ثناء پڑھے گا۔

اس کے بعد قرائت کے لئے تعوذ پڑھے گا اور مسبوق بھی تعوذ پڑھے گا البتہ مقتدی نہیں پڑھے گا اور عیدین کی تکبیروں سے تعوذ کو مؤخر کیا جائے گا۔اس کے بعد تسمیہ آہستہ آواز میں پڑھے گا۔اور تسمیہ ہر شخص ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پڑھے گا۔

اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے گا اور امام اور مقتدی آہستہ آواز میں آمین کہیں گے۔اس کے بعد کوئی سورۃ یا تین آیات کے برابر قرائت کرے گا۔

اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اطمنان کے ساتھ اپنے سر کو اپنی پشت کے برابر کرتے ہوئے رکوع میں چلا جائے گا۔اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ کھلی انگلیوں کے ساتھ پکڑ لے گا۔اور رکوع میں تین مرتبہ تسبیح کہے گا اور یہ سب سے کم مقدار ہے۔اور اسکے بعد رکوع سے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنالک الحمد کہتے ہوئے اپنا سر رکوع سے اوپر اٹھائے گا۔اگر امام یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہے۔اور اگر امام کی اقتداء میں نماز اداء کر رہا ہے تو صرف تحمید پر ہی اکتفاء کرے گا۔

اس کے بعد سجدے کے لئے جھک جائے گا اور اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ سب سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھے گا اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا اور اسکے بعد اپنی پیشانی اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے گا اور اطمینان کے ساتھ پیشانی اور ناک پر سجدہ کرے گا اور اس میں تین بار تسبیح کہے گا اور یہ سب سے کم مقدار ہے۔

(اور سجدہ کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے) اپنا پیٹ اپنی رانوں سے جدا رکھے گا۔اور اپنے بازو اپنی بغلوں سے (جہاں بھیڑ نہ ہو وہاں نماز کی ادائیگی کے دوران) جدا رکھے گا۔اور سجدہ میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے کعبہ کی طرف متوجہ رکھے۔ جبکہ عورت (اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے بلکہ) بلکہ نیچا سجدہ کرے اور وہ یوں کہ اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے۔

اس کے بعد نمازی آدمی اپنا سر تکبیر کہتے ہوئے سجدے سے اٹھائے اور دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں بیٹھ جائے۔اور اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر اطمینان کے

ساتھ رکھ لے۔

اس کے بعد تکبیر کہے اور اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ پہلے سجدے کی مانند ادا کرے اور اس میں تین بار تسبیح کہے اور اس سجدے میں بھی اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے جدا رکھے اور اپنی بغلوں کو ظاہر اور کھلا رکھے۔ اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے زمین پر اپنے ہاتھ ٹیکنے کے بغیر اور قعدہ کئے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پہلی رکعت کی مانند ہے سوائے اس کے کہ اس میں نہ ثناء پڑھے گا اور نہ ہی تعوذ پڑھے گا۔

رفع یدین کی تفصیل کا بیان

رفع یدین چند مقامات کے علاوہ سنت نہیں ہے اور وہ چند مقامات مندرجہ ذیل ہیں (۱): نمازوں کے آغاز کے لئے (۲): وتروں میں دعائے قنوت کے لئے (۳): عیدین کی زائد تکبیروں کے لئے (۴): جس وقت کعبہ مکرمہ پر پہلی نظر پڑے (۵): اور جب حجر اسود کو بوسہ دینے لگے (۶) اور جس وقت صفاء اور مروہ پر کھڑا ہو (۷): اور جب عرفات اور مزدلفہ میں اقامت کرے (۸): اور جمرہ اولی اور وسطی کی رمی کے بعد (۹): اور نماز کے بعد تسبیح سے فارغ ہو کر صرف یہی مقامات ہیں جہاں رفع یدین کرنا سنت ہے (علاوہ ازیں اگرچہ اور مقامات پر رفع یدین کرنے کا ثبوت احادیث میں ملتا ہے مگر ان مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین سنت نہیں ہے) جیسا کہ اس کی وضاحت وہبانیہ میں ایک شعر میں کی گئی ہے جسکا ترجمہ یوں ہے اور سوائے فقعس صمعج کے نہ رفع یدین کرو اور ان مقامات پر رفع یدین میں اپنے ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا بہت بہتر ہے [(۱): فاء سے مراد افتتاح صلوۃ ہے اور (۲): قاف سے مراد قنوت وتر میں رفع یدین ہے۔ (۳): عین سے مراد عیدین کی زائد تکبیروں میں رفع یدین کرنا ہے۔ (۴): سین سے مراد استیلام حجر اسود کے وقت رفع یدین کرنا ہے۔

(۵): صاد سے مراد صعود ہے یعنی صفاء اور مروہ پر چڑھ کے رفع یدین کرنا۔(۶): میم سے مراد مزدلفہ میں وقوف کے وقت رفع یدین کے لئے (۷) اور عین عرفات میں وقوف کے وقت رفع یدین کے لئے اور (۸): جیم: جمرات کی رمی کے وقت رفع یدین کرنے کے لئے بطور رمز کے استعمال ہوئے ہیں]

جب ان رکعات کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائیں تو اپنا بائیاں پاؤں زمین پر بچھا لیں اور اس پر بیٹھ جائیں جبکہ دائیاں پاؤں کھڑا رکھے اور اسکی انگلیوں کو اس انداز سے رکھے گا کہ انکے سرے قبلہ رو رہیں۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور اپنی انگلیوں کو کھلا رکھے۔ اور عورت تشہد کے دوران تورک کرے (یعنی وہ اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے اور بائیں طرف والے کولہے پر بیٹھ جائے)

اس کے بعد حضرت ابن مسعود والا تشہد پڑھیں اور تشہد میں شہادت کے وقت مسبحہ (سبابہ یا انگلی شہادت) کے ساتھ اشارہ کرے۔ اور شہادتین میں جب لا کلمہ نفی اداء کرے تو انگلی اٹھالے اور کلمۂ اثبات کے وقت اسکو نیچے رکھ دے۔ اگر پہلا قعدہ ہو تو مذکورہ تشہد کی مقدار سے کچھ زیادہ نہ پڑھے۔ اور تشہد کے کلمات مندرجہ بالا ہیں اس کا ترجمہ یوں ہے (تمام زبانی عبادتیں، تمام بدنی عبادتیں، تمام مالی عبادتیں اے اللہ آپ کے لئے ہیں۔ سلامتی ہو تجھ پر اے نبی اور اللہ تعالی کی رحمتیں اور اسکی برکتیں ہوں۔ سلامتی ہو ہمارے لئے اور اللہ تعالی کے صالح اور نیک بندوں کے لئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں)

﴿ آخری دو رکعات کا بیان ﴾

اور پہلی دو رکعات کے بعد جو بھی رکعت ادا کرے گا اس میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے

گا۔اس کے بعد جب آخری قعدہ میں بیٹھے گا اور اس میں تشہد پڑھے گا۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھے گا اور اس کے بعد ایسی دعاء کرے گا جو قرآن اور سنت کے الفاظ سے مشابہ ہو۔اس کے بعد دائیں طرف اور بائیں طرف

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ

کے الفاظ پڑھتے ہوئے سلام پھیرے گا۔اور جو بھی اسکی جس طرف میں آئے اسکی سلام پھیرنے کے وقت نیت کرے گا۔

وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی آلہ الا العظیم ومن تبعہ الی یوم الدین برحمتک یاارحم الراحمین۔

بحمد اللہ تم

ESSENCE OF PRAYER

BASED ON

The Books : "Abstract of al as-salaah" by Al shaikh Lutf-ul-llah al Maidani al-hanafi al-maidani & "Conditions of as-salaah"

transIteted by

al-shikh al-mufti

Rashid Ahmed al-alawi